عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۰ شمارہ نمبر ۳۸

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

شاہ جی کی باتیں اور یادیں

قریش کے بے ڈھنگے مطالبات

دنیا میں امت کے آپس کے جھگڑے قیامت میں کس طرح طے ہوں گے؟

شانِ حضور

ایک قطرہ کو اٹھا کر ایک سمندر کر دیا
اور ذرہ کو ستارہ دی تو اس قابل تھا

قادیانیوں کا جھگوڑا پیشوا اور حکومت کے خواب

مفتی احمد الرحمن کا پیغام برطانیہ کے مسلمانوں کے نام

مرزا قادیانی کا ناموس رسالت ﷺ پر کھلم کھلا حملہ

داستانِ ابتلا

پشاور ٹیلیویژن سے بہائیت کا پروپیگنڈہ

شذرہ

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ کیوں؟

از ۔ مولانا سعید احمد جلالپوری

وزارت داخلہ کی جانب سے ملک بھر میں از سرِ نو کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کرنے کا اعلان ہوا تو اس کے ساتھ ہی آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کا یہ دیرینہ مطالبہ بھی پھر سے اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے ساتھ ساتھ قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے شناختی کارڈ کا رنگ بھی مسلمانوں سے جدا ہونا چاہیے۔ تاکہ اول رابطہ اور پہلی نظر میں بغیر کسی اشتباہ کے یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ یہ مسلمان نہیں ہے۔ ویسے بھی اسلام مسلمانوں اور کفار میں امتیاز کا حکم دیتا ہے حتیٰ کہ کسی اسلامی مملکت میں رہنے والے غیر مسلم (ذمی) کیلئے اس کی اجازت نہیں کہ وہ مسلمانوں جیسی شکل و شباہت اور لباس و پوشاک اور سواری استعمال کرے۔ اور اگر کسی اشارہ اور کنائے سے بھی وہ مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہوا پایا جائے تو وہ ان سہولتوں اور رعایتوں کا حق دار نہیں ہوگا۔ جو اسلامی مملکت کے ذمیوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ قادیانیوں کو ہر اعتبار سے مسلمانوں سے جدا رکھا جائے۔

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اس مقصد کے لیے صدر، وزیر اعظم، وفاقی سیکرٹری داخلہ اور ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن اور وفاقی وزیر برائے مذہبی امور کے نام مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ایک عرض داشت ارسال کی گئی ہے۔

گزارش ہے کہ اسلامیان پاکستان کی طویل جدوجہد کے بعد آئین و قانون میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

- ملت اسلامیہ کے دینی تشخص کے اظہار و تحفظ کے لیے جداگانہ طرز انتخاب کو الیکشن کی بنیاد تسلیم کیا گیا
- پاکستان کے جھنڈے میں مسلمانوں اور اقلیتوں کے اظہار و تشخص کے لیے الگ الگ رنگ تجویز کیے گئے
- ووٹر لسٹوں میں اقلیتوں کے لیے علیحدہ رنگ رکھے گئے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ رکھا گیا اور شناختی فارموں میں بھی حلف نامہ کی بنیاد پر مسلم و غیر مسلم کی تمیز رکھی گئی۔
- ان تاریخی فیصلوں کا منطقی تقاضا یہ تھا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ اور اقلیتوں کے شناختی کارڈ کا رنگ علیحدہ تجویز کیا جاتا تاکہ آئینی و قانونی تقاضوں کی تکمیل میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو۔
- نیز بیرون عرب ممالک میں تلاش روزگار کے لیے جانے والے پاکستانیوں کی مذہبی شخصیت و حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہے۔
- آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک تمام مکاتب فکر ایک عرصہ سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں۔
- جناب محمد خان جونیجو اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے عہد حکومت میں ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ نے نئے شناختی کارڈ کی ڈیزائننگ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ تجویز کیا مگر وفاقی کابینہ میں حتمی منظوری کے لیے جانے کا مرحلہ نہ آسکا۔
- اور اب جبکہ وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب کی کابینہ نے ڈیزائن کی منظوری دی ہے تو اس میں مذہب کا خانہ اور علیحدہ رنگ کی تجویز کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔
- جبکہ آئے دن کی صورتحال یہ ہے کہ قادیانی آئین و قانون سے یکسر بغاوت کرکے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔
- وفاقی وزیر داخلہ کے حالیہ اعلان کے مطابق کمپیوٹر سسٹم پر نئے شناختی کارڈ بنانے کا مرحلہ سر پہ آن پہنچا ہے۔

آنجناب کی اس اہم موقعہ پر اس دینی و قومی مطالبہ کی طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کے مضمرات پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔ اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور اقلیتوں کے شناختی کارڈ کے رنگ کی علیحدگی کا حکم فوری طور پر صادر فرمائیں گے تاکہ نئے شناختی کارڈ کی ڈیزائننگ و اجراء اس کے مطابق ہو۔

پاکستان میں دوسری غیر مسلم اقلیتیں بھی ہیں۔ مگر قادیانیوں کے حوالے سے یہ مطالبہ بطور خاص یوں ضروری ہے کہ قادیانیوں نے اپنے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے فیصلے کو آج تک تسلیم نہیں کیا۔ اور وہ کھلے عام اس کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ تا آنکہ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا گیا جس سے یہ فائدہ ہوا کہ کوئی قادیانی اپنے آپ کو کسی اشارے اور کنائے سے مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا اور اس کی خلاف ورزی کرنے کے تحت اس آرڈیننس کے دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت اس کے خلاف قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس طرح شناختی کارڈ تمام ملکی دستاویزات کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس میں اگر اس کے حامل شخص کے مذہب کا تعین کر دیا گیا تو آئندہ کے مراحل میں وہ کم سے کم دھوکہ دے سکے گا۔ اور اگر کوئی اس کی خلاف

باقی ص ۲۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

جلد نمبر ۱۰ | ۱۶ تا ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷ فروری ۱۹۹۲ء تک | شمارہ نمبر ۳۸

مدیر مسئول — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱— شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ — ۲
۲— شان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم — ۴
۳— قادیانیوں کا جھگوڑا پیشوا اور حکومت کا خواب — ۶
۴— پشاور ٹی وی سے بہائیت کا پروپیگنڈہ — ۷
۵— دنیا میں آپس کے جھگڑے قیامت میں کس طرح طے ہوں گے؟ — ۸
۶— مفتی احمد الرحمٰن کا پیغام — ۹
۷— قریش کے بے ڈھنگے مطالبات — ۱۰
۸— آخری نبی کے ارشادات — ۱۰
۹— شیخ الحدیث مولانا علی محمد صاحبؒ — ۱۱
۱۰— نفس نفس پر برکتیں — ۱۳
۱۱— شاہ جیؒ کی باتیں — ۱۴
۱۲— تعارف — ۱۵
۱۳— داستان اندلس — ۱۶
۱۴— قادیانیوں کے پانچ ارکان — ۱۸
۱۵— مرزا قادیانی کا ناموس رسالت پر حملہ — ۲۰
۱۶— مکتوب فیصل آباد — ۲۳
۱۷— سنام گنج میں ختم نبوت کانفرنس — ۲۴
۱۸— دو بستیاں حلقۂ اسلام میں داخل ہوگئیں — ۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۳۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳۰ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — ڈیزائن: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ ... کراچی

شانِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

چمکا قسمت کا ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا — میں کہاں اور در تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا
کس محبت سے بلایا اور بلا کر رکھ لیا! — گھر کا گھر سارا کا سارا میں تو اس قابل نہ تھا
کس طرح مجھ کو نوازا اور بخشا کیا شرف — میں تو تھا شامت کا مارا میں تو اس قابل نہ تھا
آج میں ہوں اس زمیں پر جو ہے رشکِ آسماں — جس کا ہر ذرہ ستارا میں تو اس قابل نہ تھا
یہ وطن ہے سب جہاں میں سب سے برتر اور عزیز — اور ان سب کو ہیں پیارا میں تو اس قابل نہ تھا
اس زمینِ قدس نے جس میں ہیں ہوں سب قدسیاں — کر لیا مجھ کو گوارا میں تو اس قابل نہ تھا
کیا کہوں فیاضیاں شاہِ عرب کی کیا کہوں — ہیں وہ عالم آشکارا میں تو اس قابل نہ تھا
ایک گدائے بےنوا کو در پہ اپنے ڈال کر — کیسا کانٹے سے سنوارا میں تو اس قابل نہ تھا
ایک قطرہ کو اٹھا کر ایک سمندر کر دیا! — اور ذرہ کو ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا
خود محبت سے بلا کر جامِ کوثر دے دیا — تک رہا تھا میں بےچارہ میں تو اس قابل نہ تھا
جن کی نظرِ کیمیا نے توڑ ڈالے سب طلسم — میرا جادو بھی اتارا میں تو اس قابل نہ تھا
مفلس و نادان کا سننے کو افسانہ دراز! — کس محبت سے پکارا میں تو اس قابل نہ تھا
کہہ دیئے جو کچھ بھی تھے دل میں نہاں سر و راز — پا کے ایک ادنیٰ اشارا میں تو اس قابل نہ تھا
مدتیں گذری ہیں مجھ کو حاضرِ خدمت ہوئے — اب نہیں ہوتا گذارا میں تو اس قابل نہ تھا
بیخودی میں مانگتا ہوں ان کی زیارت کا شرف — ہے کہاں یہ میرا یارا میں تو اس قابل نہ تھا
یوں مقدر گر نہ ہو تو عالمِ رؤیا سہی — کاش ہو جائے نظارا میں تو اس قابل نہ تھا
کم نہیں نظرِ عنایت میری جانب کم نہیں — پھر نظر کرنا دوبارہ میں تو اس قابل نہ تھا
کر لیا شاہِ کرم نے جاں کا نذرانہ قبول — ہے کرم یہ سب تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا
آ گئے دل میں میرے مہمان وہ شاہاں نواز — وہ کہاں اور گھر ہمارا میں تو اس قابل نہ تھا
زخم ہائے دل پہ رکھا مرہمِ تسکینِ غم! — دل تو تھا صد پارہ پارہ میں تو اس قابل نہ تھا

تھا فقط یہ اک تصور یا حقیقت کی جھلک
کیا سماں تھا کیا نظارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جاگ اٹھی میری قسمت مل گیا ہم کو رسولؐ
سب رسولوں میں پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

شافعِ روزِ جزاء ہیں آپؐ ہی صد مرحبا
ہے بڑا مجھ کو سہارا میں تو اس قابل نہ تھا

مغفرت کے آسرے پر میں بھی حاضر ہو گیا
ایک عاصی اور بے چارہ میں تو اس قابل نہ تھا

ڈوبتی ہے میری نیّا اب پڑی منجدھار میں
لو خبر جلدی خدارا میں تو اس قابل نہ تھا

صبر کا پیمانہ ہے بس اب چھلکنے کے قریب
جلد دینا اب سہارا میں تو اس قابل نہ تھا

دل ہی دل میں ڈر رہا تھا تیری رحمت نے مگر
ڈوبتے کو پھر ابھارا میں تو اس قابل نہ تھا

شامتِ اعمال سے اپنی رہوں رحمت سے دور
کب یہ تھا ان کو گوارا میں تو اس قابل نہ تھا

روزِ محشر میں کھڑا تھا پل سے ڈر کر اس طرف
اس طرف مجھ کو اتارا میں تو اس قابل نہ تھا

تھا ملوث معصیت میں سر سے لیکر پیر تک
کیا مانجھا اور نکھارا میں تو اس قابل نہ تھا

سب جتا دیں بازیاں شاہِ کرم نے جن کو میں
ایک اک کر کر کے ہارا میں تو اس قابل نہ تھا

جوشِ رحمت نے بنایا مجھ کو عصیاں سے نڈر
میں تو تھا ہمت کا ہارا میں تو اس قابل نہ تھا

بات رکھ لی مغفرت نے عاصیوں میں روزِ حشر
کر کے مجھ کو اک اشارا میں تو اس قابل نہ تھا

مجھ کو بخشا اور بخشی جنت الفردوس بھی
یہ کرشمہ ہے تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

جو کرم مجھ پر ہوئے ہیں کیا کروں ان کا بیاں
ہیں وہ بس قابلِ نظارہ میں تو اس قابل نہ تھا

صاف گوئی سے بہت نادم بھی ہوں خائف بھی ہوں
ہے بہت کافی اشارہ میں تو اس قابل نہ تھا

جب قدم رکھا مدینہ میں تو فوراً پھر گیا
میری گردش کا ستارہ میں تو اس قابل نہ تھا

مل گیا جس کو مدینہ اس کو سب کچھ مل گیا
مل گیا مجھ کو کنارہ میں تو اس قابل نہ تھا

لگ گیا آ کر مدینہ میں ٹھکانے ورنہ میں
پھر رہا تھا مارا مارا میں تو اس قابل نہ تھا

مل گیا ہے شیخِ کامل میری قسمت سے مجھے
کیا کہوں کیسا ہے پیارا میں تو اس قابل نہ تھا

ہو سفر جب اس جہاں سے ہو نظر حق کی طرف
منہ میں ہو کلمہ تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

دی جگہ اپنا بنا کر خود بقیعِ پاک میں
مضطرب تھا میں بیچارہ میں تو اس قابل نہ تھا

قبر میں مجھ سے جو پوچھیں تو بتا، یہ کون ہیں؟
ہو تصور بس تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

قبر سے اٹھوں تو شاداں اور فرحاں ساتھ ساتھ
میں ہوں اور دامن تمہارا میں تو اس قابل نہ تھا

بعد مردن سب مرے احباب بھی اغیار بھی
پڑھ کے بخشیں ایک پارہ میں تو اس قابل نہ تھا

قادیانی پیشوا مرزا طاہر اور حکومت کے خواب

ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت کے کسی شمارے میں قادیانیوں کے سکھوں سے روابط کا ذکر کیا تھا اب اس بات کا ثبوت مہیا ہو چکا ہے کہ قادیانیوں کے نہ صرف سکھوں سے روابط اور تعلقات ہیں بلکہ ہندوؤں سے بھی ان کے تعلقات واضح ہو کر سامنے آ گئے ہیں۔

اس مرتبہ قادیانیوں نے اپنا سالانہ جلسہ قادیان میں کیا تو ہندوستان کی حکومت نے ان کو خصوصی سہولتیں بہم پہنچائیں حفاظتی انتظامات بھی کیے اور آل انڈیا ریڈیو پر کوریج بھی دی۔ آنے والے قادیانیوں کی مہمان نوازی میں ہندو اور سکھ دونوں شامل تھے جس کا اظہار قادیانی اخبار الفضل نے بھی کیا ہے۔ ہم نے کسی شمارے میں آغاخانیوں سے تعلقات کا بھی ذکر کیا تھا۔ اور یہ بتایا تھا کہ قادیانی آغاخانیوں سے مل کر کشمیر اور بلتستان پر مشتمل ایک الگ سٹیٹ قائم کرنا چاہتے ہیں اب الفضل میں آغاخان کی تعریف و توصیف میں مضمون شائع ہونا شروع ہو گئے جس سے ہماری اس بات کی بھی تصدیق ہو گئی کہ کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر آغاخانیوں سے بھی ان کے روابط ہیں۔

لیکن قادیانیوں کے حالیہ سالانہ جلسۂ قادیان سے ہوا کا رخ سکھوں کی طرف بدلا ہوا نظر آتا ہے۔ ربوہ سے ہمیں جو رپورٹیں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ قادیان میں سکھ راہنماؤں کے اہم نمائندوں کی قادیانی پیشوا مرزا طاہر کے ساتھ ایک نشست ہوئی ہے جس میں مرزا طاہر نے سکھوں پر زور دیا کہ وہ خالصتان کا نعرہ ترک کر دیں اور عظیم تر پنجاب کا نعرہ لگائیں اور اس کے لیے ہم اور آپ مل جل کر آپس میں کام کریں مرزا طاہر نے کہا کہ مغربی پنجاب میں تمہارے اہم مراکز موجود ہیں جیسے ننکانہ صاحب اور حسن ابدال وغیرہ اور ہمارا قادیان مشرقی پنجاب میں ہے ننکانہ صاحب اور حسن ابدال وغیرہ آپ لوگوں کی مجبوری ہے اور قادیان ہماری ——— اس سلسلے میں قادیانی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ آگے بڑھنے کی امید ہے۔

یہ بات ہم ویسے ہی نہیں کہہ رہے مرزا طاہر نے وہاں جو تقریر کی ہے اس سے تو یہ نظر آتا ہے کہ ان کے منصوبے عظیم تر پنجاب تک محدود نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں کیونکہ مرزا طاہر نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی ”اقوام متحدہ“ بنائے گی مرزا طاہر کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

”ہمارے یہ جلسے انسانیت کے احیاء کے لیے ہیں خدا کی قسم یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جس پر آئندہ اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔“

(الفضل ربوہ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء ص ۸)

مرزا طاہر سمیت کوئی قادیانی سربراہ جب اس قسم کے بیانات دیتا ہے تو اس کے پس پردہ کوئی نہ کوئی سازش کارفرما ہوتی ہے اس بیان میں بھی سازش کی بو صاف سونگھی جا سکتی ہے آج مغربی دنیا اسلامی دنیا سے سخت خوفزدہ نظر آ رہی ہے امریکی سینیٹر پریسلر پاکستان آئے انہوں نے اسلام آباد میں اٹھارہ منٹ کی پریس کانفرنس کی جس میں پاکستان کو سخت قسم کی وارننگ دی ہے ان کا بیان یہ ہے:۔

امریکی سینیٹر لیری پریسلر نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ روایتی ایٹمی ہتھیار رکھنے والے ملکوں کی امداد بھی بند کر دے گا اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر پریسلر نے بتایا کہ وہ بہت جلد امریکی کانگریس میں چند ایسے قوانین کے مسودے بھی پیش کرنے والے ہیں جن کے ذریعے غیر ایٹمی ہتھیار جمع کرنے والے ملکوں کے لیے امریکی امداد پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔ وائس آف امریکہ کے مطابق مسٹر پریسلر نے پاکستان کو انتباہ کیا ہے کہ اگر پاکستان امریکہ اور باقی دنیا کے ساتھ تعلقات رکھنا چاہتا ہے تو اسے اپنے ایٹم بم سرعام تباہ کرنے ہوں گے انہوں نے کہا کہ امریکی ذرائع کی معلومات کے مطابق بھارت نے ایٹمی ہتھیار بنانے کا پروگرام برسوں پہلے ترک کر دیا تھا اسلام آباد میں ۴۸ گھنٹے قیام کے اختتام پر انہوں نے بتایا کہ جن پاکستانی حکام سے ان کی ملاقات ہوئی ہے انہوں نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو پیچھے لوٹانے کا اشارہ نہیں دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے جو کچھ کہا گیا اس میں کوئی اشارہ نہ تھا کہ پاکستان اپنے ایٹمی ہتھیاروں کا پروگرام پیچھے ہٹانے کے لیے راضی ہے البتہ میں نے ان پر سختی سے زور دیا ہے سینیٹر پریسلر نے اپنی ۱۸ منٹ کی پریس کانفرنس میں اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ امریکی امداد کے قانون میں اس ترمیم کا مسودہ امور پر امریکی صدر کے لیے یہ تصدیق کرنا لازمی ہے کہ پاکستان ایٹمی ہتھیار نہیں بنا رہا انہوں نے کہا کہ بھارت نے چونکہ اپنا ایٹمی پروگرام ترک کر دیا تھا اس لیے اس پر پریسلر ترمیم کا اطلاق نہیں ہوتا انہوں نے کہا ۱۹۸۰ء کے

اوائل میں امریکہ کے فنی ماہرین نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ بھارت نے اپنا ایٹمی پروگرام ۱۹۷۴ء کے بعد ترک کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ سچ ہے کہ بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تھا لیکن پھر اس نے اسے ترک کر دیا تھا اور بھارتی حکومت نے اس کا اعلان بھی کیا تھا۔

سینیٹر پریسلر نے کہا کہ امریکی سی آئی اے دفتر خارجہ اور محکمہ دفاع وغیرہ چند برس پہلے یہ فیصلہ دیتے رہے ہیں کہ پاکستان نے ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے امریکی سینیٹر نے بار بار وضاحت کی کہ یہ ان کا ذاتی فیصلہ نہیں ہے بلکہ بش حکومت کا فیصلہ ہے اور وہ حکومت کی نمائندگی نہیں کر رہے ہیں بلکہ قانون ساز ادارے سے تعلق رکھتے ہیں اور قانون کہتا ہے کہ امریکی صدر کی سفارش کے بغیر پاکستان کو امداد نہیں دی جا سکتی ۔ انہوں نے کہا کہ میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایٹم بم اور اپنی صلاحیت کو سرعام تباہ کر دے۔ سینیٹر پریسلر نے امریکہ اور دوسرے ملکوں کے ساتھ تعلقات کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے مشروط قرار دیا ہے انہوں نے کہا امریکہ کے لوگوں میں اسلامی بنیاد پرستی کے بارے میں بھی تشویش بڑھتی جا رہی ہے انہوں نے کہا میں اس بارے میں کوئی فیصلہ صادر نہیں کر سکتا البتہ یہ امکان موجود ہے کہ پاکستان، ایران، افغانستان اور ترکی کے علاوہ وسطی ایشیائی پانچ چھ ریاستوں پر مشتمل اسلامی بنیاد پرستی کا ایک بلاک معرض وجود میں آجائے گا۔ جس کے ساتھ ہمیں پہلے کی نسبت مختلف طریقے سے نمٹنا ہوگا۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۴ جنوری ۱۹۹۲ء)

ان کے اس بیان پر پاکستان بھر میں خوب لے دے ہوتی رہی بعد میں امریکی حکومت نے اس بیان کی تردید کی، لیکن اس تردید پر بھی یہ کہاوت صادق آتی ہے کہ "بکری نے دودھ دیا وہ بھی مینگنیاں ملا کر" کیونکہ تردید میں ان باتوں کا جن کا مسٹر پریسلر نے اپنے بیان میں ذکر کیا ہے کسی نہ کسی انداز میں تذکرہ موجود ہے۔ ویسے بھی قرآن کریم میں مذکور فرمان خداوندی کے مطابق خواہ امریکہ ہو یا یہودی ان پر کسی صورت بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان سے دوستی کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔ اب امریکہ اور یہود سوویت یونین کے خاتمے کے بعد اسلامی دنیا سے خوف محسوس کر رہے ہیں اسی لیے ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اس خطہ میں امریکہ کو ایک تھانیدار کی ضرورت ہے۔

قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے قادیان میں جب یہ اشارہ دیا کہ ہم اپنی اقوام متحدہ بنائیں گے تو اس کے فوراً بعد امریکی سینیٹر مسٹر پریسلر یہاں پہنچ گئے جنھوں نے اسلامی دنیا، خصوصاً پاکستان کے خلاف بیان بازی شروع کر دی اسلامی بم کا ہوا کھڑا کر کے یہ بیان دیا کہ جب تک پاکستان اپنے ایٹمی ہتھیار تباہ نہیں کرے گا امریکی امداد بحال نہیں ہو گی یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امریکی امداد بند کرانے اور امریکہ کو یہ باور کرانے میں کہ پاکستان ایٹمی ہتھیار بنا رہا ہے قادیانی پیشوا مرزا طاہر اور ڈاکٹر عبد السلام نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر مذکور نے کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کا نقشہ وہاں کی تنصیبات اور اہم خفیہ راز بھی امریکہ کو پہنچا دیے ہیں۔ وہاں پر ایک مرتبہ حملہ ہو چکا ہے جو ناکام ہو گیا اب پھر حملہ کا پروگرام ہے۔

اس صورت حال کی بنا پر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ امریکہ اس علاقے میں بھی قادیانیت کو جغرافیائی تبدیلیاں کرتا نظر آتا ہے جسے شاید اس علاقے کی تھانیداری بھی سونپ دے۔ ایک الگ حکومت کا قیام قادیانیوں کی پرانی خواہش یا پرانا خواب ہے قادیانی جماعت کے دوسرے پیشوا آنجہانی مرزا محمود قادیانی نے ۱۴ فروری ۱۹۲۲ء کو کہا تھا کہ:

"ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں"

پھر الفضل ۱۳ جون میں اس کا بیان چھپا کہ

"نہیں معلوم کب خدا کی طرف سے ہمیں دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہیئے کہ دنیا کو سنبھال سکیں"

قادیانیوں کے حالیہ جلسہ قادیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے دنیا کا چارج سنبھالنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں لیکن انہیں یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ

"اب خواہ امریکہ ہو یا برطانیہ یا ساری طاغوتی طاقتیں بھی قادیانیوں کی سرپرستی کر کے ان کی حکومت بنانا چاہیں، قادیانی حکومت نہیں بن سکتی۔"

انشاء اللہ تعالے

بہائی ٹولہ اور پشاور ٹیلی ویژن

مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء کو ٹیلی ویژن پشاور کے خبرنامہ ۵/۲ بجے اور ۶ بجے اردو اور پشتو میں بہائی فرقہ کے جلسہ کو کوریج دی گئی۔ بہائی فرقہ کو شاید پشاور ٹیلی ویژن کے اہل ارباب اور اختیار نہیں جانتے یہ قادیانیت کی طرح کا بلکہ اس کا پیش رو ٹولہ ہے اس کے بانی محمد علی باب اور پھر بہاء اللہ نے دعویٰ نبوت کیا اور خود کو اللہ اور بندے کے درمیان باب (دروازہ) قرار دیا۔ علیحدہ شریعت بنائی اور محمدی شریعت کو منسوخ قرار دیا (نعوذ باللہ) ایران میں یہ ٹولہ بالکل خلاف قانون ہے آجکل اس کی سرگرمیوں کا مرکز صوبہ بلوچستان اور صوبہ سرحد ہیں۔

ارباب اختیار خصوصاً وزارت اطلاعات و نشریات کو اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے۔ اگر کوئی بہائی کسی جگہ پر نمایاں حیثیت کا مالک ہے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس کا سختی سے محاسبہ کریں اور اس کی تبلیغی سرگرمیوں سے روکیں اور اس پر احتجاج کریں۔

دنیا میں آپس کے جھگڑے قیامت میں کس طرح طے ہوں گے؟

از حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ ۔ کراچی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

پھر قیامت کے روز تم مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کرو گے۔

یہ ۲۳ ویں پارہ سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۳۱ ہے۔

اس آیت کے نازل ہونے پر احادیث میں ہے کہ حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا جو جھگڑے ہمارے دنیا میں تھے وہ دوبارہ وہاں قیامت میں دہرائے جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں وہ ضرور دہرائے جائیں گے اور ہر شخص کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے پڑوسیوں کے آپس کے جھگڑے پیش ہوں گے اور ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ سب جھگڑوں کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا یہاں تک کہ دو بکریاں جو لڑی ہوں گی اور ایک نے دوسرے کو سینگ مارے ہوں گے ان کا بدلہ بھی دلوایا جائے گا۔ مسند احمد کی ایک اور حدیث میں ہے کہ دو بکریوں کو آپس میں لڑتے دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے دریافت فرمایا کہ جانتے ہو یہ کیوں لڑ رہی ہیں۔ حضرت ابوذرؓ نے جواب دیا یا رسول اللہؐ مجھے کیا خبر۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے اور وہ قیامت کے دن ان دونوں میں انصاف کرے گا۔ علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول نقل فرمایا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہر سچا جھوٹے سے۔ ہر مظلوم ظالم سے۔ ہر ہدایت یافتہ گمراہی میں مبتلا ہونے والے سے ہر کمزور زور آور سے اُس روز جھگڑے گا۔ اور حضرت ابن عباس ہی سے یہ روایت لائے ہیں کہ لوگ قیامت کے دن جھگڑیں گے یہاں تک کہ روح اور جسم کے درمیان بھی جھگڑا ہوگا۔ روح تو جسم کو الزام دے گی کہ تو نے یہ سب برائیاں کیں اور جسم روح سے کہے گا کہ ساری چاہت اور شرارت تیری ہی تھی۔ ایک فرشتہ اُن میں فیصلہ کرے گا۔ وہ کہیگا۔ سنو ایک آنکھوں والا انسان ہے لیکن اپاہج بالکل لولا لنگڑا چلنے پھرنے سے معذور۔ دوسرا ایک آدمی اندھا ہے لیکن پیر اس کے سلامت ہیں چلتا پھرتا ہے۔ یہ دونوں ایک باغ میں ہیں۔ لنگڑا اندھے سے کہتا ہے بھائی یہ باغ تو میووں اور پھلوں سے لدا ہوا ہے لیکن میرے تو پاؤں نہیں ہیں جو میں چل کر یہ پھل توڑوں اندھا جواب دیتا ہے آؤ میرے پاؤں ہیں میں تجھے اپنی چونڈی پر چڑھا لیتا ہوں اور لے چلتا ہوں چنانچہ یہ دونوں اس طرح پہنچے اور خوب مرضی کے مطابق باغ سے پھل توڑے۔ بتلاؤ کہ ان دونوں میں مجرم کون ہے؟ جسم روح دونوں جواب دیں گے کہ جرم دونوں کا ہے۔ فرشتہ کہے گا کہ بس اب تو تم نے اپنا فیصلہ آپ کر دیا۔ یعنی جسم گویا سواری ہے اور روح اس پر سوار ہے۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ذمہ کسی کا حق ہے اُس کو چاہئے کہ دنیا ہی میں اُس کو ادا یا معاف کرا کر حلال ہو جائے کیونکہ آخرت میں درہم اور دینار تو ہوں گے نہیں اگر ظالم کے پاس کچھ اعمال صالحہ ہیں تو بمقدار ظلم یہ اعمال صالحہ اُس سے لیکر مظلوم کو دے دیئے جاویں گے اور اگر اُس کے پاس حسنات نہیں ہیں تو مظلوم کی برائیاں اور گناہوں کو اس سے لے کر ظالم پر ڈال دیا جائے گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ ہی سے دوسری روایت یہ ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے سوال کیا کہ تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو مفلس اس کو جانتے ہیں جس کے پاس نہ کوئی نقد رقم ہو نہ ضروریات کا سامان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اصلی اور حقیقی مفلس میری امت میں وہ شخص ہے جو قیامت میں بہت سے نیک اعمال نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ لیکر آئے گا مگر اس کا حال یہ ہوگا کہ اُس نے دنیا میں کسی کو گالی دی۔ کسی پر تہمت باندھی۔ کسی کا مال ناجائز طور پر کھا گیا۔ کسی کو قتل کرایا کسی کو مار پیٹ سے ستایا تو یہ سب مظلوم اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے اپنے مظالم کا مطالبہ کریں گے اور اُس کی حسنات اُن میں تقسیم کر دی جائے گی پھر جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور مظلوموں کے حقوق ابھی باقی ہوں گے تو مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جاوے گا تو گویا یہ شخص سب کچھ سامان ہونے کے باوجود قیامت میں مفلس وقلاش رہ گیا۔ یہی اصلی مفلس ہے۔ یا اللہ ایسی مفلسی سے ہم سب کو اپنی رحمت سے بچائیے گا۔ مگر ایک بات یہاں یہ سمجھ لی جائے کہ قیامت میں سارے نیک اعمال مظالم اور حقوق العباد کے بدلے میں مظلوموں کو دے دیئے جائیں گے مگر ایمان نہیں دیا جائے گا جب ظالم کے تمام اعمال صالحہ علاوہ ایمان کے سب مظلوموں کو دے کر ختم ہو جائیں گے اور صرف ایمان رہ جاوے گا تو ایمان اس سے سلب نہیں کیا جاوے گا بلکہ مظلوموں کے گناہ

اُس پر ڈال کر حقوق کی ادائیگی کی جائے گی جس کے نتیجہ میں یہ گناہوں کا عذاب بھگتنے کے بعد بالآخر کبھی نہ کبھی جنت میں داخل ہو جائے گا اور پھر یہ حال اُس کا دائمی ہوگا۔ اللہ اکبر! یہ ہے ایمان کی قدر و قیمت مگر افسوس کہ آج اس بے دینی کے زمانہ میں ہر چیز قابل وقعت اور قابل قدر ہے۔ اگر نہیں ہے تو ایمان صادق کی کچھ وقعت اور پرواہ نہیں الا ماشاء اللہ اور ابھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ وقت نہ دکھلائیں جب کہ کفر اتنا سستا ہو جائے گا کہ صبح کو آدمی مسلمان ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مسلمان ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا۔ معمولی سے دنیوی نفع کے عوض دین کو فروخت کر دیگا جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں بروایت مسلم بتلا دیا گیا ہے۔ (العیاذ باللہ) مشکوٰۃ شریف ہی کی ایک دوسری حدیث بروایت ابی داؤد میں وارد ہے کہ قیامت کے قریب ایسے سخت فتنے برپا ہوں گے جیسا اندھیری رات کے ٹکڑے صبح کو آدمی اُن میں مسلمان ہوگا شام کو کافر۔ شام کو مسلمان ہوگا صبح کو کافر۔ اُن میں بیٹھنے والا آدمی کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہے۔ اُس وقت اپنے گھروں کے ٹاٹ بنجانا۔ یعنی ٹاٹ کی طرح گھر کے ایک کونے میں پڑے رہنا (الاعتدال فی مراتب الرجال) ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اسلام میں فوجیں کی فوجیں داخل ہو رہی ہیں لیکن ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اسی طرح فوجیں کی فوجیں اسلام سے خارج ہونے لگیں گی۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) اللہ پاک ایسے وقت سے ہمیں بچائیں۔ اور اسلام پر قائم رکھیں اور ایمان پر موت نصیب فرمائیں۔

میرے عزیزو دوستو! وقت کی اور اپنے ایمان و اسلام کی قدر کیجئے اور حق تعالیٰ کا اسی قرآن کریم میں وعدہ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ (پارہ ۱۳۔ سورۃ ابراہیم) یعنی اگر تم اللہ کی کسی نعمت پر شکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُس نعمت میں زیادتی عطا فرمائیں گے۔ تو اسلام اور ایمان سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ ہم کم از کم صبح و شام حق تعالیٰ کی اسی نعمت اسلام و ایمان پر شکر ادا کرنے کا معمول بنا لیں تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہمارے اسلام اور ایمان میں ترقی زیادتی اور اضافہ بھی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق نصیب فرمائیں۔

الغرض اس آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ قیامت کے روز تمام دنیا کے اختلافات کا آخری عملی فیصلہ ہوگا۔ اور حق و باطل صاف صاف ظاہر ہو جائے گا ایمان و اخلاص اور توحید و سنت والے نجات پائیں گے۔ شرک و کفر اور انکار و تکذیب کرنے والے سخت سزائیں اٹھائیں گے۔ اسی طرح جن دو شخصوں میں جو جھگڑا اور اختلاف دنیا میں تھا قیامت کے روز وہ خدائے عادل ذوالجلال کے سامنے پیش ہو کر فیصل ہوگا۔ ●●

مفتی احمد الرحمٰن کا پیغام، برطانیہ کے مسلمانوں کے نام

مشہور ٹیمبلے کانفرنس ہال لندن میں پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۵ء میں مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کے خطاب سے اقتباسات۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا :-

میں یہ عرض کروں گا کہ اللہ پاک کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں انسان بنایا۔ اگر اللہ پاک نہ چاہتا تو حیوانات کی طرح ہمیں بھی ایک حیوان بنا دیتا۔ انسان بنانے کے بعد اللہ پاک نے ہم پر یہ عظیم احسان فرمایا کہ ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا۔

آج آپ حضرات جس شہر (لندن میں) اور جس ملک (برطانیہ) میں بیٹھے ہیں یہاں مسلمانوں کے علاوہ، اکثریت دوسرے لوگوں کی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہماری طرح انسان ہیں لیکن اس نعمت اسلام سے وہ محروم ہیں اگر یہ عظیم نعمت اور دولت اللہ پاک ہمیں نہ دیتا اور ہمیں محروم کر دیتا تو ہم کیا کر سکتے تھے۔

پاکستان، برطانیہ کے علاوہ دیگر ملکوں میں بھی ایسے بدبخت اور ملعون لوگ موجود ہیں جنہوں نے نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی غلامیت کے سلسلے اور تعلق کو قطع کر لیا ہے اور وہ ایک ملعون دجال کے پیروکار بن گئے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنا لیا یہ اس کا بہت بڑا انعام بہت بڑی سعادت اور بہت بڑی نعمت ہے اس پر جسقدر بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

(فرمایا) مرزا غلام قادیانی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اٹھ کھڑا ہوا جو لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ ہر قسم کی سعادت سے محروم ہو گئے ہیں غلام قادیانی کی غلامی اختیار کرنا کتنی بڑی بدبختی ہے شقاوت کی بات ہے۔

یہ دونوں حق و باطل کے سلسلے ہمارے سامنے ہیں، اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں اُس نے اہل حق میں سے بنایا۔ باطل اور اہل باطل سے بچایا۔

ہم سب مسلمان جو یہاں کانفرنس میں جمع ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کھینچ کر ہمیں یہاں لائی ہے اور آج ملعون قادیانیوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ختم نبوت کے پروانے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔

اس وقت قادیانی اوران کا سربراہ مرزا طاہر قادیانی پاکستان سے بھاگ آئے ہیں اس نے "اسلام" کا لفظ استعمال کر کے "اسلام آباد" کے نام سے ایک بستی بھی بسائی ہے اور اس کو اپنا ہیڈکوارٹر قرار دیا ہے اس لیے اب مسلمانان برطانیہ کی ذمہ داری ہے کہ یہاں ان کا مقابلہ کریں، پاکستان اور پوری دنیا کے مسلمان آپ کے ساتھ ہیں۔ مگر اصل ذمہ داری آپ حضرات کی ہے جو برطانیہ میں رہتے ہیں۔

قریشِ مکہ کے بے ڈھنگے مطالبات

المرسل: ابو عمر صدیق شجاع آبادی متعلم دارالعلوم مدینہ بہاولپور

لگاتار ناکامیوں کے بعد قریش نے مشورت کی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم کے سامنے جاکر سمجھانا چاہئے اس مشورت کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا کہ سرداران قوم آپ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتے ہیں اور کعبہ کے اندر جمع ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی خوشی وہاں گئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ایمان لانے کی بڑی ہی آرزو تھی جب آپ وہاں جا بیٹھے تو انہوں نے گفتگو کا آغاز اس طرح کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے یہاں بات کرنے کے لئے بلایا ہے۔ بخدا ہم نہیں جانتے کہ کسی شخص نے اپنی قوم پر اتنی مشکلات لایا ہو جس قدر تو نے اپنی قوم پر ڈال رکھی ہیں کوئی خرابی ایسی نہیں جو تیری وجہ سے ہم پر نہ آ چکی ہو۔ اب تم بتاؤ کہ اگر تم اپنے اس نئے دین سے مال جمع کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہارے لئے مال جمع کر دیں اتنا کہ ہم میں کسی کے پاس اتنا روپیہ نہ ہوگا اور اگر شرف و عزت کے خواستگار ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیں اور اگر تم سلطنت کے طالب ہو تو تمہیں اپنا بادشاہ مقرر کر لیں اور اگر تم سمجھتے ہو کہ جو چیز تمہیں دکھائی دیتی ہے وہ کوئی جن ہے جو غالب آگیا ہے تو ہم تیرے علاج کے لئے مال صرف کر دیں تاکہ تم تندرست ہو جاؤ یا قوم کے نزدیک معذور سمجھے جاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے جو کچھ کہا میری حالت کے ذرا بھی مطابق نہیں جو تعلیم میں لے کر آیا ہوں وہ نہ طلب اموال کے لئے ہے نہ طلب شرف یا حصول سلطنت کے لئے ہے بات یہ ہے کہ خدا نے مجھے تمہاری طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے مجھ پر کتاب اتاری ہے اپنا بشیر و نذیر بنایا ہے میں نے اپنے رب کے پیغام تم کو پہنچا دئیے ہیں اور تمہیں خوب سمجھا دیا ہے اگر تم میری تعلیمات کو قبول کرو گے تو یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت کا سرمایہ ہے اور اگر رد کرو گے تب میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کروں گا کہ وہ میرے لئے اور تمہارے لئے کیا حکم بھیجتا ہے

قریش نے کہا اچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم ہماری ان باتوں کو نہیں مانتے تو ایک بات اور سنو آپ کو معلوم ہے کہ ہم کس قدر تنگی اور تشنگی سے دن کاٹ رہے ہیں پانی ہمارے پاس سب سے کم ہے اور گزران ہماری سب سے کم ہے اب تم خداوند کریم سے یہ سوال کرو کہ ان پہاڑوں کو ہمارے سامنے سے ہٹا دے تاکہ ہمارے شہر کا میدان کھل جائے نیز ہمارے لئے نہریں جاری کر دے جیسی شام و عراق میں جاری ہیں نیز ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر دے خصوصاً زندہ ہونے والوں میں قصی بن کلاب ضرور ہو کیونکہ وہ ہمارا سردار تھا اور سچ بولا کرتا تھا ہم اس سے تیری بابت بھی پوچھیں گے اگر اس نے تیری باتوں کو سچ مان لیا اور تو نے ہمارے دوسرے سوالوں کو بھی پورا کر دیا تب ہم تجھے سچا جانیں گے اور مان لیں گے کہ خدا کے ہاں تیرا بھی کوئی درجہ ہے اور اس نے فی الحقیقت تجھے رسول بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ تو کہہ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کاموں کے لئے رسول بنا کر نہیں بھیجا گیا میں اس تعلیم کے لئے

باقی ص ۲۶ پر

آخری نبی، آخری معصوم

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

جب خدائی مال کو اپنی ملکیت، امانت کو مال غنیمت، اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے، جب علم دنیا کمانے کے لئے حاصل کیا جائے، مرد بیوی کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کرے، باپ کو غیر اور دوست کو اپنا سمجھے، مسجدوں میں شور ہونے لگے، جب سرداری اور قوم کی نمائندگی بدمعاشوں کو ملنے، قوم کا لیڈر سب سے بڑا کمینہ ہو، آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے، جب گانے والیوں اور باجوں کا رواج ہو جائے شرابیں پی جائیں، ناخلف لوگ سلف صالحین کو برا کہنے لگیں

ایسے وقت میں انتظار کرو

سرخ آندھیوں کا، زلزلوں کا، زمین میں دھنسائے جانے کا، چہرے بگاڑ دیئے جانے کا، آسمان سے پتھر برسنے کا اور مسلسل آنے والے عذابوں کا گویا کہ ایک لڑی ہے جس کا دھاگہ ٹوٹ گیا ہے اور دانے جلدی جلدی گر رہے ہیں۔

ہوشیار وہ شخص ہے جو اپنے آپ پر قابو رکھے اور مرنے کے بعد کے لیے عمل کرے اور بے وقوف اور ناکارہ وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ سے آرزو رکھے۔

ایک شخص نے سوال کیا کون سا شخص سب سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور اس کے عمل اچھے ہوں اس نے پھر سوال کیا کون شخص سب سے برا ہے آپ نے فرمایا: جس کی عمر زیادہ ہو اور اس کے عمل برے ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

آہ! شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی علی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم کبیر والہ

نہایت افسوس اور غایت حزن و ملال کیا تھ یہ سطور سپرد قلم کی جا رہی ہیں کہ شیخ الحدیث استاذ العلماء والکامل شیخ طریقت حضرت مولانا مفتی علی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم کبیر والا اس دار فانی کو چھوڑ کر عالم آخرت کی طرف رحلت فرما گئے۔ یوں تو جو انسان بھی دنیا میں آتا ہے۔ وہ ایک محدود اور متعین زندگی بسر کرتا ہے اور اپنا وقت مقررہ گزارنے کے بعد موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ لیکن بعض لوگ اس دنیا سے اس انداز سے رخصت ہوتے ہیں کہ اپنے ساتھ رونقوں، بہاروں اور برکتوں کا اچھا خاصا ذخیرہ لے جاتے ہیں۔ اس دور قحط الرجال میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام ایسا غنیمت تھا۔ انکی وفات حسرت آیات سے جو خلا پیدا ہوا ہے مستقبل قریب میں اسکے پُر ہونے کے آثار بہت کم ہیں۔ آپ اس ملک کی اُن گراں قدر اور عظیم شخصیتوں میں سے تھے کہ جن کے بارونق چہرے کو دیکھ کر قلب و روح کو فرحت اور تسکین ملتی تھی۔ آپ کی مجلس میں بیٹھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ آپ اسلام کے ان خاموش رضا کاروں میں سے تھے کہ جن کی پوری زندگی تعلیم و تعلم میں تدریسی خدمات فقہی اور اصلاحی خدمات میں صرف ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود شہرت اور نام و نمود سے کوسوں دور رہے۔

نام و نمود کی اس دنیا میں جہاں شخصیات کو شہرت کے پیمانے سے ناپا جاتا ہے حضرت مولانا مفتی علی محمد صاحبؒ کے جاننے پہچاننے والے بہت زیادہ تو نہیں تھے لیکن علم دین اور درس حدیث کے حلقوں میں آپ کی شخصیت مرجع خلائق تھی۔

آپ کی علمی و عملی زندگی کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم حضرت مولانا شیر محمد صاحب مرحوم کے پاس محمد پور جام پور ضلع راجن پور میں حاصل کی اس کے بعد جامعہ نعمانیہ ملتان میں آئے اور حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مرحوم کے پاس وسطانی تعلیم حاصل کی اور پھر حضرت ہی کے مشورہ سے مزید تعلیم کے لیے عالم اسلام کے مشہور دینی و علمی مرکز دارالعلوم دیوبند میں تشریف لے گئے اور دارالعلوم دیوبند ہی میں دورۂ حدیث کیا۔

دیگر کتب حدیث

آپ نے بخاری شریف و ترمذی شریف مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے پڑھی۔ اور شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علیؒ سے پڑھی اور مولانا ابراہیمؒ بلیاوی وغیرہ سے پڑھیں۔

آپ نے حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا شمس الحق افغانی اور حضرت درخواستی مدظلہ سے دورہ تفسیر پڑھا۔ حضرت رحمہ اللہ کو حضرت بہلویؒ صاحب اور حضرت درخواستی صاحب مدظلہ العالی سے قلبی لگاؤ اور محبت تھی۔ اور ان حضرات کو حضرت علیہ الرحمہ سے بے پناہ محبت تھی جس کا ذکر آپ کثرت سے کرتے تھے۔ دورۂ تفسیر کے اختتام پر حضرت لاہوریؒ نے حضرت مولانا علی محمد صاحبؒ کو خصوصی طور پر اپنے پاس ٹھہرا کر تکمیل کرائی حضرت علیہ الرحمہ سبق کو نوٹ کرتے اور شیخ لاہوری نظر ثانی فرما کر دستخط کرتے۔

تدریس

آپ نے تدریس کا آغاز کبیر والا کے مشہور قصبہ بڑھال میں حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ کی سرپرستی میں کیا۔ پھر مولانا عبدالخالق صاحب قدس سرہ دارالعلوم دیوبند پڑھانے تشریف لے گئے آپ نے حضرتؒ کے اسباق بھی مکمل فرمائے خود بیان فرمایا کہ ایک دن میں ۱۹ اسباق پڑھاتا تھا ۱۹۵۱ء میں حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ قاسم العلوم تشریف لائے حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی قاسم العلوم آ گئے۔ اور وہاں استاذ الحدیث و استاذ الادب رہے۔ ۱۹۵۹ء میں حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ دارالعلوم کبیر والا میں مستقل تشریف لے گئے اور حضرت مولانا علی محمد صاحب سے بھی کبیر والا آنے پر اصرار کیا لیکن آپ نے فرمایا کہ حضرت شیخ مدنیؒ کی اجازت کے بغیر قاسم العلوم نہیں چھوڑ سکتا۔ اس پر حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ نے حضرت شیخ مدنی کو خط لکھا تو حضرت مدنیؒ نے آپ کو حکم فرمایا کہ آپ اپنی تدریسی خدمات مولانا عبدالخالق صاحب کے سپرد کر دیں۔ چنانچہ شیخ اور استاذ کے حکم سے دارالعلوم کبیر والا تشریف لائے۔

دارالعلوم میں دورۂ حدیث کا آغاز

دارالعلوم کبیر والا میں ۱۹۵۸ء میں دورۂ حدیث کا آغاز ہوا۔ پہلے سال میں حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ نے مکمل بخاری شریف پڑھائی دوسرے ہی سال بخاری شریف کا ایک حصہ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب نے اور دوسرا حصہ آپ نے پڑھایا جب کہ تیسرے سال سے مستقل طور پر بخاری و مسلم آپ نے سنبھال لی اس دوران فتوے کا کام بھی آپ خود سرانجام دیتے رہے۔

اہتمام

۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء میں آپ دارالعلوم کبیر والا کی مسند اہتمام پر فائز ہوئے پھر مسلم شریف مولانا منظور الحق مدظلہ کے سپرد فرما دی اور بخاری شریف خود پڑھاتے رہے حتیٰ کہ جب عمر شریف کے آخری حصہ میں فالج کا حملہ ہوا۔ اور طبیعت درس بخاری شریف کے جاری رکھنے کی متحمل نہ رہی

تو پھر مجبور ہو کر بخاری شریف کا سبق اپنے قابل اعتماد تلمیذ رشید حضرت مولانا مفتی عبدالقادر مدظلہ کے سپرد کیا۔

تقویٰ

آپ انتہائی سادہ، منکسرالمزاج طبیعت کے مالک تھے انتہائی رقیق القلب تھے۔ اٹھائیس مرتبہ بخاری شریف پڑھانے کا شرف حاصل رہا۔ آپ کے اعمال پر خشیت الٰہی کا رنگ چڑھا ہوا تھا بے شمار واقعات آپ کے تقویٰ اور خشیت الٰہی کا بین ثبوت ہیں۔ مثلاً۔

(۱) ایک مرتبہ آپ سیر و تفریح کے لیے باہر کھیت میں تشریف لے گئے۔ چلتے ہوئے گندم کا ایک خوشہ پاؤں مبارک کے نیچے آگیا تو فوراً کھیت کے مالک کے پاس جاکر معافی مانگی، جب مالک نے کہا کہ یہ کون سی جرم کی بات ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب ایک بزرگ کی وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھ کران سے قبر کے حساب و کتاب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ زندگی میں مجھ سے کسی کی کچھ گندم ضائع ہو گئی تھی تو گندم میں نے واپس کر دی تھی لیکن اس کا بھوسہ واپس نہیں کیا اور ابھی تک اس کی سزا بھگت رہا ہے۔ یہ سن کر جب معافی مانگی تو اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور حضرت کو معاف کر دیا۔

(۲) ایک مرتبہ مدرسہ کی ایک نالی صاف کر رہے تھے ایک طالب علم نے یہ کام کرنا چاہا تو فرمایا نفس کو سزا دے رہا ہوں۔

(۳) ایک مرتبہ دوران سبق جب ایک مقام صحیح حل نہ ہو رہا تھا تو وہیں اٹھ کر گئے اور حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سے سمجھ کر آئے۔

آپ کو متعدد بار خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ایک مرتبہ خود دیکھا کہ بخاری شریف پڑھا رہا ہوں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ایک مرتبہ خواب میں زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ پوچھنے پر فرمایا کہ آج بخاری شریف بغیر وضو کے پڑھائی ہے۔

حضرت علم و فضل کے بحر بیکراں، تقویٰ اور طہارت کے جبل عظیم ہونے کے باوجود سادگی، تواضع، تحمل اور انکساری کا ایسا چلتا پھرتا نمونہ تھے کہ جس میں ریا، اور تصنع کا دور دور تک کوئی شائبہ نہ تھا کوئی اجنبی ان سے پہلی ملاقات میں یہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ یہ کوئی بڑے عالم، بزرگ، اجید مفتی یا ملک کے عظیم الشان مرکزی دینی ادارہ کے مہتمم ہیں۔ ع

خدا بخشے ہزاروں خوبیاں تھیں مرنے والے میں

وفات

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کافی دنوں سے علیل تھے۔ اور دن بدن صحت گرتی جا رہی تھی جس کی وجہ سے ہر وقت یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ کبیر والا میں دارالعلوم دیوبند کی آخری نشانی اور ٹمٹماتے ہوئے چراغ کسی بھی وقت داغ مفارقت دے سکتا ہے۔ اسباب کے دائرے میں علاج کے معاملہ میں کوئی کمی نہ کی گئی مگر موت کا کوئی علاج نہیں حضرت کچھ ایام صاحب فراش رہنے کے بعد ۳۰ جمادی الاخری ۱۴۱۲ھ ۵/۶ جنوری ۱۹۹۲ء کی درمیانی شب تقریباً پونے دو بجے اس فانی دنیا کو خیرباد کر کے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات کی خبر سن کر ملک کے کونے کونے سے ہزاروں خدام، متعلقین، طلباء اور ملک کے سرکردہ علماء دارالعلوم پہنچے جن میں مفتی عبدالستار صاحب قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مولانا عبدالمجید صاحب شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑ پکا، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب راولپنڈی، علامہ خالد محمود صاحب، مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا محمد اعظم طارق صاحب، درمحمود حضرت بہلوی اور حضرت درخواستی صاحب کے صاحبزادگان مولانا مطیع الرحمٰن و فضل الرحمٰن درخواستی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

نماز جنازہ سے قبل حضرت کا دیدار کرایا گیا۔ حضرت کے چہرہ مبارک پر واضح سکون و اطمینان اور نورانیت تھی اور دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ایک طویل اور پر مشقت سفر کے طے کرنے کے بعد کوئی مسافر منزل پر پہنچ کر آرام کر رہا ہو۔ وہی دارالعلوم جسے آپ نے بڑی محنت اور خون جگر دے کر پروان چڑھایا، اور جو دن رات آپ کی بھاگ دوڑ اور فکر و عمل کا مرکز تھا، اس دن اس کی در و دیوار پر سوگ کے نمایاں اثرات تھے نماز جنازہ سے قبل مولانا محمد ضیاء القاسمی، علامہ خالد محمود اور قاری محمد حنیف جالندھری نے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا، اور آپ کی وفات کو ملک و ملت کا عظیم حادثہ قرار دیا۔ نماز جنازہ تقریباً ۲/۳۰ بجے حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب نے پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھرپور شرکت کی۔ آپ کا جنازہ کبیر والا کی تاریخ میں ایک عظیم الشان اور یادگار جنازہ تھا اور ہجوم کی کثرت کا یہ عالم

باقی ص ۲۶ پر

مفت مشورہ برائے خدمت خلق،

ہمارے پاس شفار کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفار کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، وہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، وطاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت وفروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔

دیسی دواؤں کا مفت مشورہ

وجواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

چاندنی چوک، محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

فون دکان 354840

رہائش 354795

نفس نفس پہ برکتیں قدم قدم پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گیا
صلے اللہ علیہ وسلم

از مولوی محمد تسنیم تکمیم پوری

انقلاب سیاست

سرکار دو جہاں کی اس انقلابی تربیت نے ایسا گل کھلایا کہ صحابہ کرام میں ایسا جذبہ پیدا ہو گیا کہ جس سے وہ دنیا کو مسخر اور تمام باطل قوتوں کو زیر کر سکیں مظلوم و بے کس کی اعانت دین کا نفاذ اور اس کی اقامت، اسلام کی بلندی اور اشاعت پورے حوصلہ اور طاقت کے ساتھ کر سکیں صحابہ کرام محض ذاکر ہی نہیں تھے بلکہ وہ غازی اور مجاہد بھی تھے ان کی روحیں انقلابی جذبات سے سرشار تھیں۔ ان کی رات عبادت و ریاضت میں اور دن گھوڑوں کی پیٹھ پر بسر ہوتے، ہاتھ میں برق رفتار تلواریں اور ہونٹوں پر تکبیر کے بلند و بانگ نعرے قربان ہونے کا جذبہ اور کٹ مرنے کی تمنا ہمہ وقت دامن گیر رہتی ان کے مجاہدانہ نعروں سے کفر دہل کر رہ جاتا اور یہ معلوم ہوتا کہ ان کو شہسواری قتل و قتال جہاں گیری اور جہاں بانی کے علاوہ کسی اور چیز سے دلچسپی ہے ہی نہیں متضاد صفات اور مختلف کیفیات کا اجتماع، دھوپ اور چھاؤں گرمی سردی کا امتزاج دراصل طبیعت رسول کے جانثاروں نے سیکھا تھا کہ اصحاب رسول اللہ رات کو راہب اور دن کو شہسوار ان کی راتیں یاد خدا میں بسر ہوتی ہیں اور دن جہاد فی سبیل اللہ میں وہ نمازی بھی ہیں غازی بھی مجاہد بھی ہیں اور زاہد و عابد بھی شب بیدار بھی ہیں اور شہسوار بھی۔

آپ نے قلیل عرصہ میں انسانی فکر و عمل میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا اور ایمانداروں کی ایک ایسی جماعت تیار کر دی جو ایمان و عمل اور سیرت و کردار کے اعتبار سے نوع انسانی کے لیے بہترین نمونہ بنی جس نے اطراف عالم میں پھیل کر عظیم الشان فکری انقلاب پیدا کر دیا۔ اسی طرح اسلام عرب سے اٹھا اور کائنات انسانی کے دل و دماغ پر چھاتا چلا گیا اور اسلامی نظریہ کی بنیادوں پر ایک نئی جماعت وجود میں آگئی۔ جس میں بلا لحاظ ملک و نسب ہر خاندان ہر قبیلے کے انسان شامل ہونے لگے۔ یہاں تک کہ یہ نئے طرز کی جماعت دنیا کی عظیم الشان قوم بن گئی۔ جو نظریہ سیاست، اقتصاد و معیشت، تمدن و ثقافت اور مخصوص فکر و عمل کے اعتبار سے اپنا باطل جدا گانہ اور مستقل بالذات وجود رکھتی ہے۔

اسلام کے قوانین عدل و انصاف اور اصول مساوات کی پابندی اس جماعت کا جزو لاینفک تھی۔ آج جو حکومتیں پارلیمانی دستور اور جمہوری نظام کے تحت چل رہی ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ اس میں عوام کو کتنا بے وقوف بنایا جاتا ہے ایک پارٹی بلند و بانگ دعووں کے ساتھ میدان میں آتی ہے۔ اور عوام کو اپنے سیاسی پروگرام سے آگاہ کرتی ہے مگر کون نہیں جانتا کہ ان کے دل اور زبان میں مطابقت نہیں ہو سکتی۔ اور جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں اس پر خود عمل نہیں کرتے۔ اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ قول و عمل میں مطابقت پیدا کرنے والی اگر کوئی چیز ہے تو وہ مذہب اور روحانیت ہے اور موجودہ سیاست اس دولت لازوال سے قطعاً محروم ہے۔

خاتم النبیین کی بعثت سے قبل دنیا ملوکیت کے سلاسل میں قید و بند کی مصیبتیں برداشت کر رہی تھی زمین کا کوئی خطہ ایسا نہیں تھا جو اس لعنت میں مبتلا نہ ہو۔ اور اس ساری کائنات میں کوئی متنفس بھی جمہوریت کے نام سے آشنا نہ تھا۔ مگر ظہور اسلام کے ساتھ ہی اس کی سب سے پہلی ضرب ملوکیت کے باطل نظام پر پڑی اور کلمہ توحید کی ایک ہی گونج نے مشرق و مغرب میں شہنشاہیت کی گرفت ڈھیلی کر دی اور چند دنوں میں خالص اسلامی سیاست کی بنیادوں پر ایک معیاری حکومت قائم ہو گئی۔ آنحضور نے اس قلیل مدت میں اپنے صحابہ کو جہاں بانی اور جہاں رانی کے ایسے اصول سکھلا دیئے کہ جن پر قصر سیاست کی تعمیر صحابہ کرام بالخصوص خلفائے راشدین کے لئے آسان سے آسان تر ہو گئی۔ اس پر طرہ یہ کہ ان کی بیدار مغزی سیاسی بصیرت تفکر و تدبر معاملہ فہمی، قوت ارادی، عزم مصمم جیسے اوصاف حمیدہ نے مزید چار چاند لگا دیئے جدھر فوج کشی کرتے فتوحات ان کی قدم بوسی کے لئے چشم براہ رہتیں۔

آپ کی وفات کے بعد فوراً ارتداد و بغاوت کا سلسلہ جس تیزی سے اٹھا صحابہ کی کیا بساط تھی کہ مدینہ میں محصور ہو کر اس کا مقابلہ کر سکیں اکابر صحابہ جہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی جبیں استقلال پر اضطراب و تشویش کی شکن پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے جیش اسامہ کی عدم روانگی کا مشورہ دیا۔ اور مانعین زکوٰۃ سے جہاد و قتال نہ کیے جانے کا بھی مشورہ دیا مگر قربان جایئے اس

خلیفۂ رسول پر کہ حسین نے اس جہت و استقلال عزم جوانمردی اعلیٰ حوصلگی کا مظاہرہ کیا وہ تاریخ عزم و استقلال میں ایک سنہرا باب ہے سیاسی تدبر کا یہ عالم کہ ایک طرف اصرار پیہم کہ لشکر اسامہ کی روانگی مؤخر کر دی جائے مگر اپنے سیاسی نظریے کو شدومد سے قائم رکھ کر اسی لشکر کی روانگی کو ایک سیاسی حربہ کے طور پر استعمال اور جیش اسامہ روانہ کر دیا گیا ۔ الغرض ۔

جیش اسامہ بھی جاتا ہے ۔ اور مانعین زکوٰۃ سے جنگ بھی ہوتی ہے ۔ اور پھر باغی و مرتدین کی سرکوبی بھی کی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ سامنے آتا ہے کہ ارتداد کے وہ تاریک بادل چھٹ جاتے ہیں ۔ اور پورا عرب ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جاتا ہے ۔

حضرت عمرؓ اپنی خداداد سیاسی سوجھ بوجھ کے پیش نظر صرف مدینہ کے ہی حاکم نہیں تھے بلکہ پورے عرب کے حاکم بن گئے ۔ آپ کی حکومت مصر، شام، عراق، ایران تک پھیل گئی ۔ جس وقت آپؓ شہید ہوئے تو ایران کی عظیم شہنشاہیت کا تھوڑا سا حصہ سرنگوں ہونے سے رہ گیا تھا اسے بھی لائق اور راشد جانشین حضرت عثمان غنیؓ نے اسلامی اقتدار کے تحت کر دیا حضرت عمر فاروق نے اس وسیع عریض اور لامحدود حکومت کو اس طرح

باقی ص ۲۲ پر

شاہ جی کی باتیں اور یادیں

از : مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی، کراچی

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے کمال و اخلاص کی یہی دلیل کافی ہے کہ قطب الاقطاب محدث اعظم جامع العلوم حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے آپ کو امیر شریعت کا لقب عطا فرمایا ، نہ صرف تسلیم کیا بلکہ آپؒ کے ہاتھ پر بیعت کی ۔ شاہ جی کا نظریہ تھا کہ خطرناک قادیانی فتنہ کے مقابلہ کے لئے تمام دینی جماعتوں کو متحد ہونا چاہئے ۔ کتابوں میں دبے ہوئے اختلافات کو کھود کرید کر کے اچھالنا اور نت نئی جماعتیں بنانا مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں بلکہ مسلمانوں سے دشمنی ہے ۔

حضرت تھانویؒ اور شاہ جیؒ

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ہاں ملنے کے لئے بڑے اصول و ضوابط تھے مگر شاہ جی جیسے مجاہدین و مخلصین کے لئے ایسے کسی ضابطے کی پابندی نہ تھی ۔ علامہ خالد محمود لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب شاہ جی پر مقدمہ چل رہا تھا جس میں [illegible] سرکاری گواہ تھا ۔ اس وقت حضرت تھانہ بھون حاضر ہوئے ۔ اور مولانا خیر محمد جالندھری کے ذریعہ ملاقات کرنا چاہی تو فوراً حضرت تھانویؒ تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھ کے فوراً باہر تشریف لائے اور شاہ جی کی کامیابی کے لئے خوب دعائیں دیں اور ساتھ ہی شاہ جی کو تیس روپے بطور ہدیہ دے کر فرمایا کہ یہ اپنے مجاہدانہ کارناموں میں میری شرکت سمجھیں ۔

شاہ جیؒ اور حوصلہ افزائی

حضرت شاہ جیؒ کی یہ عجیب خوبی تھی کہ اپنے ساتھیوں اور کارکنوں کی خوب حوصلہ افزائی فرماتے ۔ اگر کوئی اشعار و نعت کہتا تو اس کو واقعی شاعر بنا دیتے اور کوئی تقریر کرتا تو اسے واقعی خطیب بنا دیتے ۔ شاہ جیؒ جیل میں اپنے ساتھیوں کو اتنا خوش رکھتے کہ کوئی ساتھی گھر کو یاد نہ کرتا اور وہ شاہ جیؒ کا ہی ہو کر رہتا ۔

یادیں شاہ جیؒ کی

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ شاہ جیؒ کی باتیں عطائے الٰہی ہوتی ہیں ۔

حضرت سید انور کاشمیریؒ فرماتے ہیں "قادیانیوں کے خلاف ان کی ایک تقریر ہماری پوری تصنیف سے بڑھ چڑھ کر ہے "۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ فرماتے ہیں "ان کا دل صرف اسلام کیلئے دھڑکتا ہے "۔

جو سر کو شوق سے رکھتے نہیں تیغوں کی دھاروں پر

کمندیں ڈالتے تھے جو سر گردوں ستاروں پر
غضب ہے ناچتے ہیں اب وہ دشمن کے اشاروں پر
جو طوفانوں سے لڑتے تھے جو موجوں سے جھگڑتے تھے
لگائے بیٹھے ہیں اپنے سفینوں کو کناروں پر
حباب آیا مٹا ڈالا انہیں بادِ حوادث نے
جو زندہ رہتے ہیں دنیا میں غیروں کے سہاروں پر
وہ ننگ قوم ہیں ، ننگ وطن ہیں ، ننگ عالم ہیں
جو سر کو شوق سے رکھتے نہیں تیغوں کی دھاروں پر
رکھا جب تک عزیز اسلامیوں نے روح قرآں کو
رہے غالب وہ لاکھوں پر کروڑوں پر ہزاروں پر

عبدالخالق رحمانی : مظفر گڑھ

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں "وہ کسی ایک کے نہیں سب کے ہیں وہ اسلام کی مشعلیں ہیں۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں "وہ دنیا کل اور اسلام کی برہنہ شمشیر ہیں جب تک وہ زندہ ہیں اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔

شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں "شاہ جی اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں۔

مولانا ظفر علی خان فرماتے ہیں۔

بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول میں۔

شاہ جیؒ کو کسی شاعر نے یوں خراج عقیدت پیش کیا۔

کلیوں کو لہو پینے کا درس دے کے چلا ہوں۔

صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کریگی۔

شاہ جیؒ اور فقیری

شاہ جیؒ اولاد رسول تھے اس لئے شاہ جیؒ پر فقر و سادگی کا پورا عکس و پرتو تھا وہ اپنے وقت کے ابو ذر غفاریؓ تھے وہ امرتسر سے ہجرت کرکے جب ملتان پہنچے تو ایک کچا مکان کرایہ پر لیا اسی میں بارہ برس گذارے اور اسی کچے مکان سے شاہ جیؒ کا جنازہ دھوم سے اٹھا۔ فقیر کا جنازہ مگر دلوں کے بادشاہ کا تھا۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر جنازے میں شریک تھا۔ اور سب کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

"عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے"

شاہ جی اور جیل

حضرت شاہ جیؒ کے اٹھارہ سال جیل کی صعوبتوں میں گذرے فرمایا کرتے تھے۔ "ہماری زندگی بھی کیا تین چوتھائی ریل میں گئی اور ایک چوتھائی جیل میں" اکثر شاہ جیؒ کو جیل کی بیڑیاں پہنائی جاتیں یہ اس لئے نہیں کہ وہ جرائم پیشہ تھے۔ ان کا جرم تھا تو یہی کہ وہ توہین رسول برداشت نہ کرتے تھے۔ حرمت رسولؐ کی خاطر کٹ مرنا ان کا مقصد اولین تھا۔

شاہ جی کا کمال

شورش کاشمیری مرحوم فرماتے ہیں "وہ قیادت و سیاست اور خطابت و سیاست کی ایک انجمن تھے۔

شاہ جی کی تقریر رات کو بعد نماز عشاء شروع ہوتی اور صبح کی اذان تک جاری رہتی۔ پورے مجمع میں سے کوئی بھی اٹھ کر نہ جاتا۔

برصغیر کے ایک عظیم رہنما کا قول ہے۔ کہ یہاں کا چپہ چپہ شاہ جیؒ کے جہد آشنا قدموں کا شکر گذار ہے۔

شورش کاشمیری مرحوم فرماتے ہیں "انہوں نے بنجر زمینوں میں ہل جوتا۔ انہیں ہموار کیا۔ پھر بیج بو دیا۔ کھیت سینچا۔ موافق موسم کی نگہداشت کی۔ مخالف موسم کے تاؤ سہے آخر فصل پکی اب کیا ضروری تھا کہ بھائی کرانے والے کٹائی کے وقت موجود ہوتے قافلہ چلتا اور بڑھتا رہا حتی کہ منزل سامنے آ گئی اور ہم آزاد ہو گئے۔ اب نصف صدی پیچھے مڑ کر دیکھیں تو ان بنجر زمینوں کو سیراب کرنے کی مشکلات کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔

فرماتے ہیں "شاہ جی کو قدرت نے شکوہ ترکمانی ذہن ہندی۔ اور نطق اعرابی دیکر پیدا کیا تھا۔

یہ خلوص یہ عقیدت یہ حضورؐ سے محبت

تجھے نسبت خصوصی تھی نبی کے آستاں سے۔

تیری آہ صبحگاہی، تیرا نالہ شبانہ۔

یہی یاد رہ گیا ہے شب غم کی داستاں سے۔

(مولانا ظفر علی خان مرحوم)

بچوں کا کالم

تعارف

واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

تحریر:۔ اشتیاق احمد

قسط نمبر: ۱۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں جو فرق تھا اس کی جھلک۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مسجد کے مینارے پر اتریں گے۔

مرزا تو کبھی دمشق گیا تک نہیں۔

۲۔ آپؑ صلیب توڑیں گے یعنی صلیب پرستی کو ختم کریں گے۔

مرزا نے کسی عیسائی کو مسلمان نہیں کیا۔ بلکہ عیسائیت اس کے زمانے میں اور ترقی پا گئی۔

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں جو یہودی بچ جائیں گے، انہیں چن چن کر قتل کر دیا جائے گا۔

مرزا نے کسی یہودی کو قتل نہیں کیا۔

۴۔ اس وقت کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہیں دے گی یہاں تک کہ درخت اور پتہ بھی نہیں درخت اور پتے تو خود پکار اٹھیں گے کہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے۔

مرزا کے دور میں یہودی آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔

۵۔ اس وقت اسلام کے سوا باقی سب مذاہب مٹ جائیں گے۔

مرزا کی کارستانیوں سے اسلام کو بہت نقصان پہنچا۔

۶۔ اس وقت جہاد موقوف ہو جائے گا۔ کیونکہ روئے زمین پر کوئی غیر مسلم نہیں رہ جائے گا۔

مرزا کے زمانے میں کافر مسلمانوں سے زیادہ تعداد میں موجود رہے اور اس نے جہاد کو حرام قرار دیا۔

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مال اور دولت لوگوں میں اس قدر عام کر دیں گے کہ کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔

مرزا تو خود چندے وصول کرتا رہا۔ لوگ اس کے دور میں بھوکوں مرتے رہے۔

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے۔

مرزا نے اس مقام کا نام بھی نہیں سنا۔

(تعارف جاری ہے)

داستانِ ازبلا

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچا دی

ردِّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

قسط

از: محمد سعید خان دہلوی

لاٹ پادری: "تم لوگوں نے یہ کیا اکھاڑا جمایا ہے کافروں سے مقدس گرجا گھر میں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہو۔ اور عیسائیوں کے عقائد اور ایمان کو خراب کرتے ہو۔ روزانہ میرے پاس عیسائی آکر آپ کی نا قابلیت کا رونا روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت سے مذبذب ہو گئے ہیں۔ اور خود تمھاری لڑکی ازبلا میں آزادی پیدا ہو گئی ہے (ازبلا کی طرف دیکھ کر) لڑکی تجھ کو کس نے یہاں آنے کے لیے کہا۔ اور تجھ کو ان مباحث سے کیا غرض؟ تو چھپ چھپ کر قرآن کا مطالعہ کرتی ہے۔ ہم کو تیری تمام حرکتیں معلوم ہیں خیر یہ تو نادان لڑکی ہے۔ لیکن تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ گرجا میں بیٹھ کر ان کافروں کے منہ لگتے ہو اور خداوند مسیح کی روح کو ناخوش کرتے ہو۔ اگر آئندہ تم نے پھر یہ حرکت کی تو میں تم کو معزول کر دوں گا۔"

لاٹ پادری کی اس ڈانٹ ڈپٹ سے تمام پادریوں کے حواس باختہ ہو گئے۔ اور ازبلا کا چہرہ فق ہو گیا۔ کسی کی کیا مجال کہ وہ لاٹ پادری کو سمجھاتا۔ آخر ایک عیسائی نے جرأت کی اور لاٹ پادری صاحب کو مخاطب کر کے یوں گویا ہوا۔

ایک پادری: "میرے مقدس باپ! آپ نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل درست ہے۔ واقعی ان کافروں سے گفتگو کرنے میں سوائے نقصان کے اور کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن اے باپ! کیا آپ ہم کو تمام اسپین میں ذلیل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کا منشا یہ ہے کہ اسپین میں عیسائیت کا خاتمہ ہو جائے؟ خداوند یسوع مسیح کی قسم اگر اس موقع پر ہم نے ان کافروں کی روک تھام نہ کی تو ہم تمام ہسپانیہ میں شکل نہ دکھا سکیں گے۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ مسلمانوں کے اعتراضات کا ہم میں سے کوئی جواب نہ دے سکا۔ اگر آپ میری عاجزانہ درخواست کو قبول فرمائیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ بغیر آپ کی امداد کے مسلمانوں کے سوالات حل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آج تمام اسپین میں آپ کی مقدس ذات کے سوا کوئی ایسا مسیحی خادم نہیں ہے۔ جو اس فرض کو انجام دے سکے۔ اور جواب دے کر کافروں کا منہ توڑ دے۔ اگر آپ نے اس وقت مسیحی دین کی حمایت نہ کی تو اے مقدس باپ! اس کا نتیجہ ہمارے اور مسیحی دین کے لیے خطرناک نکلے گا اور ہمارے مبلغ ہر جگہ ذلیل و خوار کیے جائیں گے۔ کیا میں امید کروں کہ آپ خداوند یسوع مسیح کی امداد سے ان مسلمانوں کے سوالات کو حل کرنے پر آمادہ ہوں گے؟"

لاٹ پادری: "تم نے ان مسلمانوں کو بلا کر خود اس معاملہ کو اہم بنا لیا ہے اور مجھے افسوس ہے کہ تم لوگ مسلمانوں کے لچر سوالات کا بھی جواب نہ دے سکے۔ اور الٰہیات کے مسائل پڑھ پڑھ کر اور جاہل بن گئے۔ کیا یہ مسلمان صحیح جواب پانے پر راہِ راست پر آ سکتے ہیں؟"

میکائیل: "جی ہاں! وعدہ تو ان کا یہی ہے کہ وہ اسلام کو ترک کر کے عیسائی مذہب اختیار کر لیں گے۔ اور اس مطلب کی ایک تحریر بھی انھوں نے لکھ کر ہم کو دے دی ہے۔"

لاٹ پادری: (عمر لطفی سے مخاطب ہو کر) "فرمایئے آپ کے سوالات کیا ہیں؟"

عمر لطفی: "اگر جناب اطمینان کے ساتھ میری باتوں کو سنیں تو عرض کروں۔ آپ نے ہم غریبوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اور جس بلند اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے اس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ میں آپ سے کوئی بات نہ کروں مگر چونکہ میں حق کی تلاش میں ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ کے وسیلہ سے ہدایت کی روشنی حاصل کروں اس لیے آپ سے گفتگو کرنے کا خواہش مند ہوں۔ بشرطیکہ آپ اطمینان سے میری گفتگو سنیں۔"

لاٹ پادری: "جناب آپ ہماری تلخ گوئی سے رنجیدہ نہ ہوں۔ اگر آپ کو ہماری باتوں سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو میں سب کی طرف سے معافی چاہتا ہوں۔ بے شک آپ حق کے دلدادہ معلوم ہوتے ہیں اور یقیناً خداوند مسیح کی ذات آپ کی دستگیری اور رہنمائی کرے گی۔ اچھا آپ میرے مکان پر کل کسی وقت تشریف لائیں۔ وہاں اطمینان سے آپ کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا جائے گا۔ (پادریوں کی طرف مخاطب ہو کر) آپ حضرات بھی ضرور آئیے تاکہ آپ کو مسلمانوں کے سوالات کے جوابات کا علم ہو جائے اور آئندہ آپ ان کو جواب دے سکیں (عمر لطفی سے) بس آپ کل آئیے۔ میرا غریب خانہ آپ کے لیے کھلا ہے۔"

تیسری مجلس

ناظرین کرام کو یہاں یہ بھی بتا دینا چاہیے کہ لڑکی ازبلا مجالس مناظرہ کے علاوہ اس سلسلے میں کیا کرتی رہی اور اس کا کیا مشغلہ رہا۔ اس دوران میں ازبلا کا مشغلہ سوائے زیر بحث مسائل کے اور کچھ نہ تھا۔ مطالعہ کتب، پھر وقتاً فوقتاً سہیلیوں سے ملاقات وغیرہ سب اسی مشغلہ

کی نذر ہو گئی تھیں۔ عمر لمی اور پادریوں کی گفتگو سے وہ اس نتیجہ پر پہنچ گئی۔ کہ مسلمانوں کے سوالات کا جواب پادریوں کے پاس نہیں ہے۔ غرض وہ عیسائیت کی طرف سے بالکل مذبذب ہو گئی اور کوئی دلیل اس کو اس عقیدے پر قائم نہ رکھ سکی۔ اس دوران میں وہ کئی دفعہ عمر لمی سے مخفی طور پر ملی اور مذہب اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتی رہی۔ عمر لمی اور ازبلا کے باپ (لاٹ پادری) کی گفتگو بھی اس کے مکان پر ختم ہو گئی اور اس پر ایک ماہ سے زیادہ گزر گیا۔ مگر وہ برابر تحقیق میں مشغول رہی کئی دفعہ عمر لمی کی وساطت سے اس نے قرطبہ کے قاضی اسلام' زیاد بن عمر سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان سے اپنی تسلی کرتی رہی۔ زیاد بن عمر اسلام کے ایک متبحر عالم ہونے کے علاوہ بڑے زاہد، عبادت گزار، شب بیدار اور خدا ترس بزرگ تھے اور اسپین کے مسلمان ان کو ولی اللہ سمجھتے تھے۔ ان سے کئی بار کی ملاقات نے ازبلا کے قلب پر خاص اثر کیا اور اس کو اسلام سے محبت ہو گئی اور اجمالی طور پر سمجھ گئی کہ اسلام دین حق ہے اور عیسائیت گمراہی اور ضلالت کا مجموعہ ہے۔

قرطبہ کے بڑے گرجا (کیتھڈرل) میں لاٹ پادری نے عمر لمی سے کہا تھا کہ تم کل میرے مکان پر آنا۔ اور ساتھ ہی تمام پادریوں کو بھی دعوت دے دی تھی۔ اس لیے دوسرے دن صبح کو عمر لمی اپنے چند رفقاء اور علماء کے ہمراہ لاٹ پادری کے مکان پر پہنچ گئے۔ پادری صاحب نے ان کو بڑی عزت سے ایک خاص کمرے میں بٹھایا۔ اور گفتگو سے پہلے تواضعات سے تواضع کی۔ اس اثنا میں ۳۰ سے زائد دیگر مسیحی علماء بھی آن پہنچے۔ تھوڑی دیر کے بعد لاٹ پادری نے عمر لمی سے یوں خطاب کیا۔

لاٹ پادری: "مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا سوال کریں گے لیکن میں فروعات اور طول طویل بحث میں نہیں پڑوں گا۔ میں تو دو ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ دنوں کے بجائے گھنٹوں اور گھنٹوں کے بجائے منٹوں میں نتیجہ نکل آئے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اسلام اور مسیحیت کو ان کی تعلیم سے پرکھا جائے۔ جس کی تعلیم اعلیٰ ہو وہی مذہب سچا۔ کیوں ٹھیک ہے نا؟"

عمر لمی: مجھے کسی بات پر عذر نہیں ہے۔ آپ جس معیار پر چلنا چاہیں چلیں۔ میں تیار ہوں۔ واقعی اسلام اور مسیحیت کی تعلیم ہی سے حق و باطل کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔"

لاٹ پادری: شاباش! شاباش! یقیناً روح القدس کی تائید تمہارے شامل حال ہے۔ اور تم بہت جلد گمراہی سے نکل کر ہدایت کی طرف آ جاؤ گے۔ اچھا تم نے میرے مقرر کردہ معیار کو تسلیم کر لیا ہے۔ اب میں آگے چلتا ہوں۔ دیکھو مذہب میں ایک تو تفصیلات ہوتی ہیں اور دوسرے اصول یا اس کا خلاصہ۔ میں مسیحی مذہب کا خلاصہ تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں جو ایک لفظ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں تم کو بھی ایک ہی لفظ میں اسلام کا خلاصہ پیش کرنا ہوگا۔ کیا تم کو یہ منظور ہے؟"

(باقی آئندہ)

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت (بنوں سرحد) کے متعلق اکابرین حضرات کی آراء

حضرت محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی رائے:۔ دار العلوم لکی مروت کی بنیاد بڑے اخلاص اور تقویٰ پر رکھی گئی ہے جو حضرات اس کی تعمیر اور خدمت میں مصروف ہیں الحمد للہ وہ اپنے اخلاص اور تواضع میں ممتاز ہیں۔ چند سالوں سے میں اس مدرسہ کا معائنہ کر رہا ہوں الحمد للہ کہ منتظمین اور اس میں کام کرنے والے نہایت اخلاص سے لگے ہوئے ہیں۔ میں اس مدرسہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں میں صرف غائبانہ اس مدرسہ کی تعریف نہیں کر رہا بلکہ جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ کہہ رہا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقیات سے نوازے

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن مدظلہ کی رائے:۔

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں ایک قابل وثوق دینی ادارہ ہے حضرت الشیخ البنوریؒ اور دوسرے اکابرین اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہے اور ہمیشہ اس کے حسن انتظام کی تعریف کرتے رہے شروع سے ہی یہ ادارہ مخلصین کے ہاتھ میں رہا ہے۔ اور یہ سلسلہ بحمد اللہ اب تک جاری ہے۔ مدرسہ کی قدیم عمارت طلبہ علوم دینیہ کی کثرت کی وجہ سے تنگ ہو چکی ہے اس لیے مدرسہ نے زمین خرید کر جدید تعمیرات کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ مسجد کا کام شروع ہو چکا تھا لیکن سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے اب بند ہے۔ ضرورت ہے کہ پاکستان میں خصوصاً کراچی کے اہل خیر و ثروت حضرات اس ادارہ کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرا کر اس کی جدید تعمیرات میں دل کھول کر چندہ دیں۔

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن رح کی رائے:۔ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں ملک کا ایک معیاری دینی ادارہ ہے۔ بندہ کو حال ہی میں دوسری مرتبہ اس ادارہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مدرسہ کے مختلف شعبوں کے دیکھنے کا موقع ملا۔ طلبہ کی کثیر تعداد زیر تعلیم ہے اور مدرسہ کے منتظمین نہایت مخلص ہیں خصوصاً مہتمم مدرسہ مولانا فضل اللہ صاحب اور نائب مہتمم مولانا حمید اللہ جان صاحب تو سراپا اخلاص ہیں۔ اساتذہ کرام خوب لگن اور محنت سے اس دینی و علمی کام میں مشغول ہیں۔ بہرحال مدرسہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے اور موجودہ مدرسہ کی عمارت کام بڑھنے اور طلبہ کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ناکافی ہو چکی ہے اس لئے ایک عظیم قطعہ اراضی گنجان آبادی سے باہر حاصل کیا گیا ہے اس میں ایک عظیم الشان مسجد زیر تعمیر ہے اور شاندار دار الاقامہ تعمیر کرنے کا پروگرام تیار کیا گیا ہے جس کے لیے ایک خطیر رقم درکار ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کو مزید ترقیات سے نوازے۔ اور منتظمین حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ اور مزید اخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور مدرسہ کے جملہ وسائل اور تعمیراتی منصوبوں کیلئے اسباب غیب سے مہیا فرمائے۔ آمین۔

لہذا۔ اہل خیر حضرات کو توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے کہ ایسے صحیح نہج پر کام کرنے والے ادارہ کی اعانت کریں کیونکہ ان کی دینی اور مذہبی ذمہ داری ہے۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دستخط احمد الرحمن عفی عنہ خادم جامعۃ العلوم الاسلامیہ۔

پتہ: دار العلوم الاسلامیہ، لکی مروت ضلع بنوں (سرحد / پاکستان)، اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک، محمد خیل، لکی مروت بنوں

قادیانیوں کے پانچ ارکان مذہب

- انگریز کی اطاعت فرض
- جہاد حرام
- جھوٹ
- منافقت اور دھوکہ
- قبروں کی تجارت اور چندہ

ایک قادیانی کا خط اور اس کا جواب

ازقلم محمد حنیف ندیم

قسط نمبر ۲

خلاصہ حوالہ جات :۔

۱۔ مرزا قادیانی کا خاندان اول درجہ کا انگریز پرست، وفادار اور خیر خواہ تھا۔

۲۔ اس نے اپنی طاقت سے بڑھ کر انگریز کی مدد کی پچاس گھوڑے مع سوار بہم پہنچائے۔

۳۔ مرزا قادیانی کا بھائی سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک رہا۔

۴۔ باپ کے بعد بھائی اور بھائی کے مرنے پر مرزا قادیانی جانشین بنا اور انگریز کی حمایت میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر ڈالیں۔

۵۔ میں نے سولہ برس سے اپنے پر حق واجب ٹھہرا لیا کہ گورنمنٹ کی سچی اطاعت کی ترغیب دوں۔

۶۔ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک ساٹھ برس کو پہنچا ہوں میں نے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا۔

۷۔ میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گذرا اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔

۸۔ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔

۹۔ میرے مذہب کے دو حصہ ہیں۔ خدا کی اطاعت اور انگریز گورنمنٹ کی اطاعت۔

۱۰۔ پچاس ہزار کتابیں، رسائل اور اشتہارات چھپوائے جن میں لکھا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور اطاعت بدل وجان اختیار کریں۔

۱۱۔ اطاعت گورنمنٹ میرا اصول ہے۔

۱۲۔ اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔

۱۳۔ انگریز حکومت کے لئے جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوں۔

”حوالہ جات کا یہ خلاصہ میں نے آپ کی سہولت کے لئے پیش کیا ہے کیونکہ ممکن ہے آپ قادیانیوں کی عادت کے مطابق حوالہ جات پڑھنے کی زحمت ہی گوارا نہ کریں۔ ہمارا مقصد اس سے آپ کے ذہن میں یہ بات لانا ہے کہ قرآن کریم نے اللہ کے نبی اور رسول کی یہ صفت بیان کی ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ کوئی نبی اور رسول مطیع اور محکوم نہیں ہوتا مطاع ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی کی ساری عمر انگریز حکومت کی اطاعت کو فرض قرار دینے میں گذری۔

کیا کافر حکومت کی تائید وحمایت کرنے والا۔ ان کی خیر خواہی وہمدردی کی تلقین کرنے والا اور ان کی اطاعت کو نہ صرف فرض بلکہ مذہب کا رکن قرار دینے والا نبی اور رسول کہلانے کا حق دار ہے ؟ جناب ایک عام آدمی کسی کی تعریف کرتا ہے خواہ جس کی تعریف کی جا رہی ہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو اس لئے مجرم نہیں گردانا جائے گا کہ اس کا دعویٰ مامور من اللہ نبی اللہ اور رسول اللہ کا نہیں جبکہ مرزا قادیانی کے دعاوی پر اگر ہم نظر ڈالیں تو وہ شیطان کی آنت کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کا یہ کہنا کہ جو تمہیں اچھا لگے اس کی تعریف کرو خواہ وہ عیسائی ہو ہندو ہو یا اس کا کسی بھی غیر مذہب سے تعلق ہو ایسی تعریف یا ایسا انداز منافقت کے زمرے میں آتا ہے۔

منافق کون ہوتا ہے ؟

پہلے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ منافق وہ ہوتا ہے جو منہ پر تعریف کرتا ہے اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرتا ہے مرزا قادیانی کے بیٹے اور آپ کے دوسرے پیشوا آنجہانی مرزا محمود نے ایک بیان میں کہا ہے :۔

”پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہاں یقینی طور پر چند منافق موجود ہیں اور مجھے ان کا پتہ ہے مگر تم ان کو ظاہر کرو یعنی ان کے متعلق ثبوت قائم کرو میرا یہ طریق نہیں ہے کہ میں ان کی طرف اشارہ کروں...... ان منافقوں کو صرف میں ہی نہیں جانتا اور بیسیوں لوگ جانتے ہیں کسی کو ایک منافق کا علم ہوگا کسی کو دو کا کسی کو زیادہ کا ایک دفعہ ایک مجلس میں ذکر ہوا کہ فلاں شخص نے آپ کی بہت تعریف کی ہے....

(خطبہ مرزا محمود الفضل قادیان ج ۲۲ نمبر ۱۹ ۱۵ راگست ۱۹۳۴ء)

اس خطبہ میں آپ کے پیشوا مرزا محمود نے تعریف کرنے والے کو منافق قرار دیا ہے اور منافق کی سزا کیا ہے اس بارے میں مرزا محمود ہی کہتا ہے :۔

"جب بھی کوئی فتنہ اٹھتا ہے منافقوں کے ذریعے اٹھتا ہے اور میں نے ہمیشہ جماعت سے کہا ہے منافقوں کو ظاہر کرو اور ان کی پوشیدہ کارروائیوں کو کھولو مگر جماعت توجہ نہیں کرتی........ مجھے شریعت اجازت نہیں دیتی کہ میں بغیر ثبوت قائم کئے انہیں سزا دوں وجوان سے اخراج از جماعت کی صورت میں ہے۔ نیز (ایضاً)

اب آپ اپنے خط کی وہ عبارت پھر پڑھیں جس میں آپ نے کہا ہے کہ کسی مسلمان نے کلمہ خیر کہا تو اس کی تعریف کردی کسی ہندو عیسائی نے اچھے خیال کا اظہار کیا تو اس کی حوصلہ افزائی کر دی۔۔ آپ کی یہ بات تو ایسی ہی ہے جیسے کسی نے کہا ہے :

با مسلماں اللہ اللہ بابرہمن رام رام

مسلمان ملیں تو انہیں اللہ کے نام سے دھوکہ دو اور ہندو ملیں تو رام رام جپنے لگ جاؤ اور جب عیسائی ملیں جبکہ ان کے پاس حکومت بھی ہو تو ان کی نہ صرف تعریف کرو بلکہ ان کی تائید اعلاء حمایت اور ان کی اطاعت کو فرض اور ان کے خلاف جہاد کو حرام قرار دینے میں اپنی تمام قلمی اور لسانی قوت صرف کر ڈالو۔ اسی کا نام منافقت ہے کیا مرزا محمود نے مذکورہ بالا خطبہ میں اپنی تعریف کرنے والے کو منافق نہیں کہا؟ اور کیا مرزا محمود کے باپ مرزا قادیانی نے یہ نہیں کہا کہ :۔

"جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ میں نہ ادھر کا ہوں نہ ادھر کا ہوں اصل میں وہ بھی ہمارا مکذب ہے اور جو ہمارا مصدق نہیں اور کہتا ہے کہ میں ان کو (یعنی مرزا کو) اچھا جانتا ہوں وہ بھی مخالف ہے۔ (اخبار بدر قادیان ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء منقول از منکرین خلافت کا انجام صفحہ ۸۲ مصنفہ جلال الدین شمس قادیانی)

"ہم جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ اپنے دعوے میں جھوٹے تھے۔ یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں۔ (حکیم نورالدین نام نہاد خلیفہ اول اخبار بدر قادیان نمبر ۱۹ جلد ۱۰، ۹ مارچ ۱۹۱۱ء)

مرزا قادیانی منافق بھی تھا :۔

مرزا قادیانی کے متعلق امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ وہ مرتد، زندیق، کافر تھا لیکن ساتھ ہی منافق بھی تھا منافق کی یوں تو بہت سی علامتیں ہیں ہم یہاں چند علامتیں بیان کرتے ہیں جو مرزا قادیانی پر صادق آتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔
۲۔ امانت میں خیانت کرے۔
۳۔ وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔

اب ہم سلسلہ وار مرزا قادیانی کے چند جھوٹ امانت میں خیانت اور وعدہ خلافی کے واقعات پیش کرتے ہیں :۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔

(باقی آئندہ)

مرزا قادیانی کا ناموس رسالت پر کھلم کھلا حملہ

ذیل میں بلا تبصرہ مرزا قادیانی کی کتب سے چند حوالہ جات پیش کیئے جاتے ہیں جن کے پڑھنے سے قارئین کو اندازہ ہو جائے گا کہ جھوٹے مدعی نبوت نے کس طرح ناموس رسالت پر حملہ کیا ہے۔

از : مولانا منظور احمد الحسینی

خدا کا مرسل

"اس استہزاء کے بعد اگر فریق مخالف کا غلبہ رہا اور میرا غلبہ نہ ہوا تو میں کاذب ٹھہروں گا، ورنہ قوم پر لازم ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر آئندہ طریق تکذیب اور انکار کو چھوڑ دیں اور خدا کے مرسل کا مقابلہ کرکے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔"

حقیقۃ الوحی ص ۳۹۶

نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال و اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

میں نبی مبعوث ہوں

"پس خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہوگیا، تب وہ وقت آیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۲)

میں رسول مبعوث

"وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

بعثت کا دعویٰ

"خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ کوئی ان کو بدل نہیں سکتا۔"

(مرزا قادیانی کی وحی مندرجہ حقیقۃ الوحی ص ۷۱)

معیار نبوت اور مرزا قادیانی

"پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔" (ملفوظات مرزا ج ۱۱ ص ۳۲)

میرا مبعوث ہونا ظاہر ہے

"اسی طرح قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے۔ وان من قریۃ الا نحن مہلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے۔ یا اس پر شدید عذاب نازل نہ کریں گے یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا اور دوسری طرف فرمایا۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔" (حقیقۃ الوحی)

منہاج نبوت اور مرزا

"اصل بات یہ ہے کہ نبی برحق کی حقانیت کے لئے ایمان لانے والوں کی کثرت شرط نہیں۔ ہاں دلائل قاطعہ سے اتمام حجت شرط ہے۔ پس اس جگہ منہاج نبوت کی رو سے اتمام حجت ہو چکا ہے۔" (ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۸۶)

"جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت رسول آئے ہیں جیسا کہ زمانہ کے گزشتہ واقعات سے ثابت ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت جو آخری زمانہ کا عذاب ہے اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی، خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے پس وہی رسول مسیح موعود (مرزا) ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۴)

"اور ظاہر ہے کہ یہ امور بھی یورپ میں کمال تک پہنچ گئے ہیں۔ جو بالطبع عذاب کے مقتضی ہیں اور عذاب رسول کے وجود کا مقتضی ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

نبوت کی نعمت مجھے دی گئی ہے

"سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۶۲)

"یہ لوگ اسے دعویٰ جدید کہتے ہیں۔ براہین میں ایسے الہامات موجود ہیں جن میں نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے، چنانچہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ

اور جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء وغیرہ ان پر غور نہیں کرتے۔"

(الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

"منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد"

(تریاق القلوب ص۵ طبع ۲)

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

(براہین پنجم ص۱۰۳)

روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(براہین پنجم ص۱۱۳)

آدم نیز احمد مختار
در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

(نزول المسیح ص۹۹)

میرے آنے سے ہر رسول زندہ ہوگیا

"زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم"

(نزول المسیح ودرثمین)

"خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام نبیوں نے اس (مرزا) کی تعریف کی ہے۔

(نزول المسیح ص۴۸)

میں آدم، ابراہیم، نوح ... الخ ہوں

"پس اس (خدا تعالیٰ) نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گزشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ میرا نام وہی رکھ دیا۔ چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ یہ تمام نام میرے رکھے گئے ہیں۔ اس صورت میں گویا تمام انبیاء اس امت میں دوبارہ پیدا ہوگئے (حاشیہ نزول المسیح ص۲)

سب نبیوں کے نمونے مجھ میں ظاہر ہیں

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ میں ہوں۔" (براہین احمدیہ پنجم ص۹۰)

میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔"

(۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مباحثہ راولپنڈی ص۱۳۶)

دنیا میں ایک نبی آیا

براہین میں درج ہے۔" دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ" دنیا میں ایک نبی آیا اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص۴، ۳۴۳ مجموعہ اشتہارات جلد سوم طبع ربوہ)

میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں

"میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔" (ص۳۴۵ ایضاً)

رسول بھی ہوں اور نبی بھی

"اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمیٰ ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔" (ص۳۴۶ ")

قادیان میں رسول

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص۱۱ طبع ۲۳ قدیم جدید)

قادیان رسول کا تخت گاہ

"بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔"

(دافع البلاء ص۱۰)

اللّٰہ نے میرا نام نبی رکھا ہے

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۸)

میں کوئی نیا نبی نہیں

"میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں۔"

(مباحثہ راولپنڈی ص۱۳۳ الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء)

ہزار کو نبی ثابت کرنے والی نبوت

"خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔"

(چشمہ معرفت ص۳۱۷)

میرا نام نبی

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ نبی کے نام پر اکثر لوگ کیوں چڑ جاتے ہیں جس حالت میں یہ ثابت ہوگیا

قارئین توجہ فرمائیں

شمارہ نمبر ۳۷ میں درمیان کے چار صفحات کی ترتیب غلط ہوگئی ہے۔ صفحہ نمبر ۱۱، ۱۲، اور نمبر ۱۷، ۱۸، نیز صفحہ ۱۳، ۱۴، ۱۵، اور ۱۶، کو اکھاڑ لیں جن صفحات پر نعت معراج لگی ہوئی ہے اسے درمیان میں لے آئیں اور جو صفحات درمیان میں لگے ہوئے ہیں انہیں نعت کے نیچے لگا دیں اس طرح ترتیب میں جو غلطی ہوگئی ہے۔ وہ صحیح ہوجائے گی ہم نے ترتیب کو صحیح کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اگر پھر بھی کہیں غلطی سے صحیح ترتیب نہ ہوسکی ہو تو آپ اوراق کو اوپر نیچے کر کے ترتیب دے لیں اور صفحات بھی درست کرلیں۔ (ادارہ)

ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا پھر خدا تعالیٰ نے اس کا نام نبی رکھ دیا تو حرج کیا ہوا؟!

(ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۸۱ مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۱۹۱)

مخالف کے اعتراض کا جواب

"چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔ دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں دیکھو۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷

بقیہ: نقش نقش پہ برکتیں

سیاسی بصیرت اور عدل گستری اور حسن تدبیر سے چلایا کہ آپ کے پورے دور میں آپ سے کوئی ایسا کام رونما نہیں ہوا جس پر آپ کی گرفت کی جا سکتی ہو۔ پورے دور خلافت میں پوری طرح آپ کی اطاعت فرمانبرداری جاری رہی اور لوگ اپنے امیر کے آگے سر تسلیم خم کرتے رہے حضرت عمر کی اس لیاقت و قابلیت کی نظیر نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ تاریخ عالم میں ملنی مشکل ہے۔

مذکورہ بالا چند مثالیں ہمارے سامنے بطور نمونہ موجود ہیں۔ اس سے ہم صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام کی صداقت و حقانیت میں کوئی ذرہ برابر کی گنجائش نہیں ہے ورنہ اتنے قلیل عرصہ میں کوئی دنیا کی طاقت اس منتشر سی جماعت کو متحد و منظم کر کے کلمہ توحید کے پرچم تلے اکٹھا نہیں کر سکتی تھی۔ مزید برآں لوگوں کا فوج در فوج حلقہ بگوش اسلام ہونا اسکی حقانیت کا بین اور واضح ثبوت ہے ظاہری اور باطنی تغیرات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش و سعی کے ثمرات تھے جس کے لئے حق تعالیٰ نے اپنے دین کی اشاعت کے لئے اس روئے زمین پر انقلابی صلاحیت کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا۔

خبریں
اخبار ختم نبوت

گستاخ رسول عیسائی کے مبینہ قاتل فاروق کیخلاف کیس واپس لیا جائے

گزشتہ دنوں فیصل آباد میں محکمہ تعلیم کے دفتر واقعہ جیلز کالونی میں ایک عیسائی اسکول ٹیچر نعمت احمر کو بار بار توہین رسالت کرنے پر ایک مسلمان محمد فاروق نے قتل کر دیا تھا تنظیم اساتذہ کے ایک وفد نے شہر کے علماء کرام سے ملاقاتیں کیں اور انہیں حقائق سے آگاہ کیا اس واقعہ پر غور و خوض کرنے کے لیے شہر کے علماء کے دو اہم اجلاس ہوئے حالات و واقعات کے مطابق نعمت احمر عیسائی سکول ٹیچر میانی اور دسوہہ کے سکولوں میں تعیناتی کے دوران شان رسالت کے علاوہ صحابہ کرام، شعائر اسلام اور اکابرین اسلام کے خلاف نامناسب ریمارکس دیا کرتا تھا دسوہہ چک کے ہیڈ ماسٹر، اساتذہ کرام اور علاقہ بھر کے مسلمانوں نے اس بارے میں تائید و تصدیق کر دی ہے کہ مقتول عیسائی ٹیچر کے قتل کا پس منظر ذاتی عناد یا عداوت نہیں بلکہ شان رسالت میں گستاخی اور اہانت تھی۔ اس وقوعہ کے بعد عیسائی راہنماؤں نے یہ جلوس نکالا اور اب تک اشتعال انگیز تقاریر کا سلسلہ جاری ہے ان کا مطالبہ ہے کہ قاتل محمد فاروق کو سزا دی جائے عیسائی راہنماؤں کا یہ طرز عمل انتہائی افسوس ناک ہے فیصل آباد کے علماء کرام حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعہ کی کسی ہائی کورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔ چونکہ دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت توہین رسالت کی سزا موت ہے اس لیے مقتول کے خلاف ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج کر کے مسلمان محمد فاروق کے خلاف پرچہ خارج کیا جائے۔ نیز محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جنہوں نے مجرمانہ غفلت کا ثبوت دیتے ہوئے نعمت احمر کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہ کی۔ حالانکہ علاقہ بھر کے لوگوں اور اساتذہ نے اعلیٰ حکام کو تحریری طور پر آگاہ کیا تھا۔ فیصل آباد کے علماء مطالبہ کرتے ہیں کہ عیسائیت کی تبلیغ بند کی جائے مشنری اداروں پر پابندی لگائی جائے اور آبادی کے تناسب سے انہیں ملازمتیں دی جائیں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے

مکتوب فیصل آباد

نمائندہ ختم نبوت

گزشتہ دنوں وزارت داخلہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ کمپیوٹر سسٹم کے تحت نئے شناختی کارڈوں کی تیاری کا مرحلہ شروع ہونے والا ہے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں شناختی کارڈ کے ڈیزائن کی منظوری دے دی گئی ہے لیکن اس کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور اقلیتوں کے لیے علیحدہ رنگ مخصوص کئے جانے کی تجویز کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جناب محمد خان جونیجو اور محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے دور میں ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ نے نئے شناختی کارڈوں کی ڈیزائننگ میں مذہب کے خانے کا اضافہ تجویز کیا گیا تھا لیکن وفاقی کابینہ میں حتمی منظوری کا مرحلہ نہ آسکا جس کی وجہ سے یہ کام ادھورا رہ گیا۔ لیکن دونوں حکومتوں نے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا اضافہ کرنے کی تجویز کو مان لیا تھا۔ سابقہ دور حکومت میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار نمائندوں نے وفاقی محکمہ رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری وزارت داخلہ سے ملاقات کر کے شناختی کارڈ کے نئے ڈیزائن میں مذہب کے خانہ کا اضافہ منظور کروالیا تھا۔ اب جبکہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ہے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے میں اضافہ اور اقلیتوں کے لیے علیحدہ رنگ مخصوص کیے جانے کی تجویز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے سابقہ ادوار میں اقلیتوں کے لیے علیحدہ رنگ رکھے گئے پاسپورٹ فارم میں خانہ نمبر ۹ میں مذہب کے خانہ کی بنیاد پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ رکھا گیا۔ اس کے برعکس شناختی کارڈ کے فارموں میں مذہب کا خانہ تو موجود ہے لیکن شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ موجود نہیں شناختی کارڈ کے فارم میں حلف کی بنیاد پر مسلم اور غیر مسلم کی تمیز کی گئی ہے اصل چیز شناختی کارڈ ہے جس میں مذہب کا خانہ موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے مسلم اور غیر مسلم کی تمیز ختم ہو جاتی ہے لہٰذا ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ پاسپورٹ فارم کے نمبر ۹ کی طرح شناختی کارڈ فارم الف میں نمبر ۴ مذہب کے آگے مسلم، کرسچن، ہندو، سکھ، پارسی، بدھ، قادیانی وغیرہ چھپوایا جائے۔ اس کے علاوہ قومی پرچم کی طرح مسلمانوں کے لیے شناختی کارڈ کا رنگ سبز اور قادیانی غیر مسلم اقلیت سمیت تمام اقلیتوں کے لیے سفید رنگ مقرر کیا جائے اور پاسپورٹ کا بھی سبز رنگ مسلمانوں کے لیے مخصوص کیا جائے۔ اور سفید رنگ غیر مسلموں کے لیے مخصوص کیا جائے جیسا کہ انتخابی فہرستوں میں غیر مسلم اقلیتوں کے لیے الگ الگ رنگ پرنٹ کئے جاتے ہیں تاکہ کوئی قادیانی غیر مسلم یا دیگر کوئی اقلیت دھوکہ دہی سے مسلمان ظاہر کر کے شناختی کارڈ حاصل نہ کر سکے اس ضمن میں تمام ضروری اقدامات بروئے کار لائیں جائیں پورے ملک میں بالخصوص ربوہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے۔ اور ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ فوج اور سول محکموں سے قادیانی افسروں کو نکالا جائے۔ ربوہ کا نام صدیق آباد رکھنے کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائے۔

فیصل آباد: یہاں گزشتہ دنوں چھاؤنی نمبر ۱ اور واٹر ورکس جھال خانوانہ تعانہ فیکٹری ایریا میں ایک افسوس ناک بہیمانہ سفاکانہ اور انسانیت سوز واقعہ پیش آیا کچی آبادی کے ساکنشی ایک غریب مزدور کی آٹھ سالہ دختر شنو نامی بیٹی کے ساتھ زیادتی کر کے اسے قتل کر دیا گیا۔ بعد ازاں اس کی لاش واٹر ورکس کے تالاب میں پھینک دی گئی پولیس نے انتہائی سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی دن گزر جانے کے باوجود ابھی تک ملزم گرفتار نہیں کیے، دینیات کیس پر تو احتجاج کیا جاتا ہے لیکن افسوس کہ غریب کی بیٹی کے ساتھ ہونے والے ظلم پر کوئی نہیں بولتا۔ فیصل آباد کے علماء کرام مقامی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ملزمان کو فی الفور گرفتار کیا جائے ورنہ احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔ اجلاس میں مولوی نذیر احمد صاحب، مولانا اشرف ہمدانی، صاحبزادہ طارق محمود، مفتی ضیاء الحق، مولانا عزیز الرحمان انوری، مولانا محمد یوسف انور، مولانا عبدالعزیز، ۔۔۔

سنام گنج بنگلہ دیش میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

کانفرنس کے مہمان خصوصی مجاہد ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ، تھے۔

گذشتہ دنوں سنام گنج شہر بنگلہ دیش میں عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس منعقد ہوئی دن کے دو بجے سے اگلے دن نماز فجر تک، جاری رہی پہلی نشست کی صدارت خلیفہ مجاز شیخ مدنی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے کی دوسری نشست کے صدر، حضرت مولانا عبدالمالک صاحب رہے۔ مجاہد ملت جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم، مفتی مولانا محمد وقاص، محدث کبیر مولانا مصطفیٰ الحسینی، خلیفہ حضرت شیخ مدنیؒ، حضرت مولانا الشیخ محمد عبدالحق صاحب مولانا عبدالرحیم اور ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا نورالاسلام خان نے کانفرنس سے خطاب کیا مقررین نے اصول اربعہ سے یہ ثابت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ آپ کی ختم نبوت، اظہر من الشمس ہے اب جو بھی دعوائے نبوت کرے تو وہ دجال کذاب اور مفتری ہے۔

مفتی صاحب صاحب نے کہا کہ محمدی بیگم کا عاشق ایک مکار اور دجال تھا۔ اس پر شیطان غالب تھا وہ شیطانی منہ سے باتیں کرتا تھا گندی بات اور گندی خصلت کا مرکز تھا اسی وجہ سے گندگی میں لت پت اس کی موت بھی ہوئی ہے۔ مجاہد ملت حضرت اسعد المدنی دامت برکاتہم نے ڈیڑھ گھنٹے تک ختم نبوت پر کتاب وسنت سے استدلال کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ ختم نبوۃ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ اس کے اقرار کے بغیر کوئی مسلمان نہیں رہ سکتا جیسے اللہ تعالیٰ کے اوصاف میں سے اگر ایک وصف کا انکار کرے تو وہ موحد نہیں رہ سکتا۔ ایسا ہی خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واحد وصف ہے اس کا منکر بھی مومن نہیں رہ سکتا۔ مرزا قادیانی ختم نبوت کا منکر، زندیق مرتد اور کافر ہے وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے وہ نبی تو در کنار بلکہ انسانی اخلاق و اوصاف سے عاری ایک ننگا دجال و مکار ہے۔

انہوں نے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ وہ قادیانیوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ کریں اور ان کے جال میں نہ پھنسیں انہوں نے، قادیانیوں کے خلاف متحدہ تحریک چلانے کے لیے مسلم امہ کو دعوت دی فجر سے پانچ منٹ پہلے دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام کو پہنچی

مولانا محمد انور کلیم، مولانا سیف اللہ احرار اور مولانا صابر کھوسو نے شرکت کی۔

ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

باہو کھوسر (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ کی صوبائی ورکنگ کمیٹی کی عاملہ کا مشترکہ اجلاس دفتر ختم نبوت یوتھ فورس باہو کھوسر میں منعقد ہوا جس کی صدارت صوبائی صدر، محمد یعقوب کھوسو نے کی اس اجلاس میں صوبائی عہدیداران میں صوبائی جنرل سیکرٹری مجاہد ختم نبوت نیاز احمد بنگلانی طوبہ حج عبدالعزیز سندھی، ایم عارف صاحب، ایم اے لاشاری، عبدالشکور صاحب، ذوالفقار صاحب کے علاوہ دیگر ممبروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا جو پہلے سے زیادہ تسلی بخش رہی لاڑکانہ ڈویژن اور سکھر ڈویژن کا کام زیادہ ہو رہا ہے۔ بقیہ ڈویژنوں میں متعارف کرائی جا رہی ہے۔ اجلاس میں اہم فیصلے ہوئے جو صوبائی جنرل سیکرٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی نے پریس کلب باہو کھوسر میں ہنگامی پریس کانفرنس میں پیش کیے (۱) صوبہ سندھ کے تمام اضلاع ڈویژنوں اور یونٹوں کی تنظیموں کو توڑ کر کنوینگ باڈی کا اعلان کیا، کراچی ڈویژن، حیدرآباد ڈویژن کے لیے ایم اے عارف، سکھر ڈویژن کے لیے ذوالفقار جتوئی، لاڑکانہ ڈویژن کے لیے نیاز احمد لاشاری جبکہ ضلع جیکب آباد کے لیے عبدالعزیز سمیجو اس طرح دوسرے اضلاع میں آرگنائزر ڈویژن خود جا کر آرگنائزر ضلع مقرر کریں گے۔

فرانس میں ترجمہ قرآن کی تعداد ۴۲

فرانس کی جماعت مجلس اسلامی (جس کے تحت مختلف اداروں اور تنظیمیں کام کر رہی ہیں) کے ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں فرنچ زبان میں ترجمہ قرآن کی تعداد ۴۲ ہو گئی ہے معلوم ہونا چاہیے کہ فرنچ میں پہلا ترجمہ قرآن کا کام ایک پادری نے چھٹی صدی ہجری میں کیا تھا اور دوسرا ترجمہ ایک مستشرق جوک بیر (جو قاہرہ کے مجمع اللغۃ العربیۃ کے رکن بھی ہیں) نے کیا ہے اس ترجمہ کے تقریباً تین ہزار نسخے، شائع ہو چکے ہیں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے

کنری، ختم نبوت یوتھ فورس کے سرپرست اعلیٰ کنری عبدالغفار مغل صدر محمد صفدر جنرل سیکرٹری فتح نور خان نے اپنے اخباری بیان میں صدر غلام اسحاق خان، وزیر اعظم محمد نواز شریف، وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین وزیر مذہبی امور، عبدالستار خان نیازی اور ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں عرب ممالک میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اپنی حرکات سے مسلمانوں کو بدنام کر دیتے ہیں اور پاکستان کے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لہٰذا نئے شناختی، کارڈوں کے اجراء میں مذہب کے خانے کا اضافہ کر کے مسلمانوں کے مطالبہ کو پورا کریں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے۔

لورالائی کے عوام کا پرزور مطالبہ

لورالائی بلوچستان کی تمام مساجد میں آل پارٹیز مجلس

عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر قرار داد میں منظور کی تنیتین جن میں مطالبہ کیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے اور ان کا رنگ مسلمانوں کے رنگ سے مختلف کیا جائے۔ اس موضوع پر پرزور تقریریں ہوئیں جن علماء کرام نے خطاب کیا ان کے نام یہ ہیں۔ مرکزی جامع مسجد خطیب مولانا نثار صاحب شیخ الحدیث مہتمم مدرسہ نعمانیہ ضلعی امیر ختم نبوت مولانا عبید اللہ عرف گل خان، مولانا عبدالرحیم کاکڑی مسجد مولانا حبیب اللہ صاحب، مولانا نور احمد صاحب اڈہ مسجد تھانہ مسجد مدرسہ دارالعلوم مہتمم مولانا آغا محمد صاحب۔

(رپورٹ: حاجی محمد اشرف صدلائی)

عالم گیر اسلامی بیداری اور فری میسن کی محاذ آرائی۔

فرانس کی ماسونی کونسل نے عالم گیر اسلامی بیداری کے لیے اپنی محاذ آرائی کا اعلان کر دیا ہے اخبار لوفیگارو کے مطابق فرانس کی مشرقی ماسونی کونسل نے مختلف جگہوں پر جلسہ جلوسوں اور لکچروں کے ذریعہ سیکولرزم کی دعوت عام دے رہی ہے تاکہ اس طرح اسلامی اثر و رسوخ کو زائل کیا جا سکے اور اس کی قوت تاثیر اور ہمہ گیر نظام حیات کی طرف سے عامۃ الناس کی توجہ ہٹائی جا سکے۔

دو بستیاں حلقۂ اسلام میں داخل ہوئیں

حال میں شمالی جمہوریہ یونڈس میں ایک گاؤں نے اسلام قبول کیا جس کی علمی ثقافتی اور مالی تعاون کے لیے مکتبہ رابطہ عالم اسلامی کے ڈائریکٹر نے تمام مسلمانوں اسلامی تحریکوں اور دینی جماعتوں سے تعاون کی اپیل کی ہے ساتھ ہی ان نومسلموں کی تربیت و تعلیم کے لیے ایک مسجد کی بنیاد بھی ڈال دی ہے جو ان کے لیے درس گاہ و تعلیم گاہ دونوں ضرورت پوری کر سکتی ہے اس کی تعمیر و تکمیل میں تمام مخیر حضرات کو دامے درمے تعاون کی تلقین کی ہے اسی طرح خبر ملی ہے کہ یوگینڈا میں ایک گاؤں نے اسلامی عدل و مساوات اور باہمی حسن سلوک،

قرار و مساکین کے ساتھ شفقت و غم خواری جیسے اسلامی قدر سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا ہے ان کے عقائد کی اصلاح اور حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے روشناس کرانے کے لیے دعوتی، اصلاحی لٹریچر کی اشاعت کا کام مختلف تحریکیں کر رہی ہیں۔

تین ماہ کے اندر یورپ میں نومسلمانوں کی تعداد پچاس ہزار

سرکاری حلقوں سے متحقق شدہ ایک رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے تین مہینوں میں مغربی یا مشرقی یورپ میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے ان کی تعداد تقریباً ۵۰ ہزار ہو گئی ہے۔ مغربی وزارت اوقاف و امور اسلامیہ کے پاس باقاعدہ اس کے ریکارڈ بھی محفوظ ہیں کہ کن کن ملکوں کے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔

قبل مسیح اور بعد مسیح انسانی آبادی کی شرح

تنظیم اقوام متحدہ نے دو ہزار سال قبل اور ایک ہزار سال بعد کی انسانی آبادی کے سلسلہ میں تازہ ترین اعداد و شمار شائع کیے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دو ہزار سال قبل مسیح دنیا کی آبادی چوتھائی ارب سے زیادہ نہ تھی اور ایک ہزار سال بعد مسیح تک صرف ایک ارب کی آبادی تھی پھر ۱۹۵۰ء

ایک کارِ خیر کے لئے دعوتِ تعاون

کافی عرصہ کی بات ہے کہ مجھے مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر کی لائبریری سے مرزائی مذہب کی مشہور کتاب "اعجاز احمدی" ایک تقریب کے سلسلہ میں دستیاب ہوئی اس میں ایک تو ہمارے علماء و سادات کو عموماً اور سید مہر علی شاہ گولڑوی مرحوم و مولوی ثناء اللہ مرحوم امرتسری صاحبان کو خصوصاً سب و شتم اور گندے الفاظ کا نشانہ بنایا گیا ہے اور دوسرا یہ کہ اس بدنام کتاب کے تردیدی جواب لکھنے کی بطور ذیل دعوت بھی دی گئی ہے۔

تعالوا جمیعاً انختوا اقلامکم۔ واسلوا کشلی اذ روبی دخیروا۔

ترجمہ: "تم سب آ جاؤ اور اپنی قلمیں تراش لو اور میری طرح لکھو یا مجھے چھوڑ دو اور اختیار دو!"

کیونکہ یہ کتاب بار بار چھپ کر اپنی دعوت کو بار بار دہرا رہی ہے اور میں نے بفضل خدا بجالات بالا اسی کتاب کا تردیدی جواب اردو مضمون کا اردو میں اور طویل عربی قصیدہ کا طویل عربی قصیدہ میں تیار کر لیا ہے جو اپنی طباعت و اشاعت کے لیے کافی مدت سے بے قرار ہے لیکن میری بے مائیگی اس وقت تک اس کی معاونت سے قاصر ہے حالانکہ میری یہ کتاب ایک قابل اعتماد صحیفہ اور قابل اشاعت مکتوب ہے کیونکہ اس پر پاکستان کے نامور علماء کرام کی تصدیقات کے علاوہ وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد کے جسٹس مولانا تقی عثمانی کی تصدیق بھی ثبت ہے اور ان تصدیقات میں میری کتاب مستطاب "شہباز محمدی بجواب اعجاز احمدی" کو اپنے موضوع پر بے حد دلچسپ منفرد و فکر انگیز، باطل شکن، اور مرزائیت سوز قرار دیا گیا ہے۔ بنا بریں اہل خیر اور مخیر حضرات سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر میں میرے ساتھ مالی تعاون فرمائیں تاکہ میری کتاب شائع ہو کر تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ سرانجام دے اور آپ کے مالی عطیات و صدقات کو صدقہ جاریہ ہونے کا اعزاز دلوا دے۔ (آمین ثم آمین)

الداعی الی الخیر

حکیم میر محمد ربانی (مولوی فاضل، منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی، علامہ جامعہ عباسیہ بہاولپور)

ڈاک خانہ ہیراں، براستہ رکن پور ضلع رحیم یار خان

...دو ارب اور ۱۹۶۵ء تک سوا تین ارب ہوگئی تھی مزید توقع ہے کہ ۱۹۹۵ء تک ساڑھے پانچ ارب کی آبادی ہو جائے گی۔ جو بڑھ کر ۲۰۲۵ء تک سوا آٹھ ارب کی آبادی ہو جائے گی۔

قرآن مجید کے مطالعہ کا مشورہ

ایک کثیر الاشاعت عیسائی اخبار کریسچیان سائنس مونیٹر نے اپنے ان قارئین کے لیے جو اپنی معلومات میں وسعت کرنا چاہتے ہیں انہیں چند اہم کتابوں کے مطالعہ کی تلقین کی ہے جن میں قرآن مجید سر فہرست ہے۔

یورپ میں لاوارث بچوں کا تناسب

عالمی تنظیم تحفظ معاشرہ کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ عائلی انارکی، خاندانی تفرقہ بازی کا شکار سب سے زیادہ ترقی یافتہ خصوصاً خوشحال ممالک ہیں تنظیم نے یورپی ممالک کا جائزہ لے کر ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ ڈنمارک میں لاوارث بچوں کی شرح ۴۳٪ ہے فرانس میں ۲۴٪ انگلینڈ میں ۱۱٪ جرمنی میں ۱۰٪ اسپین میں ۸٪ اٹلی میں ۵٪ ہالینڈ میں ۱۰٪ ہے۔

بقیہ | شناختی کارڈ

ورزی کرتے ہوئے پایا گیا تو اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی ممکن ہو سکے گی۔ نیز اسی طرح سیکرٹ سروس میں (جہاں سے قادیانیوں کو علیحدہ رکھا جانا چاہیے) گھسنے اور ملکی مفادات اور اندرونی رازوں کو چرانے کی نوبت نہیں آئے گی۔

اس کے علاوہ بیرون پاکستان جن اسلامی ممالک میں قادیانیوں کے جانے پر پابندی ہے وہاں اسلام کی آڑ میں مسلمانوں کے حقوق پر شب خون مار کر ملازمت نہیں کر سکیں گے۔

نیز یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جب شناختی کارڈ فارم پر کرایا جاتا ہے تو اس میں نام ولدیت اور پتہ کے علاوہ یہ حلف نامہ بھی درج کیا جاتا ہے کہ میں قادیانی نہیں ہوں اور میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر اور مرتد سمجھتا ہوں۔ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ نام، ولدیت اور پتہ کے لیے تو شناختی کارڈ میں خانہ ہو اور مذہب کی تصریح نہ ہو۔ ایسے حلف نامہ کی کیا ضرورت؟

اس لیے حکومت کو چاہیے کہ مسلمانوں کے اس معقول اور شریفانہ مطالبہ کو مان لے۔ لیت و لعل اور ٹال مٹول جیسے حربوں سے کام لے کر اپنے لیے کوئی مسائل نہ کھڑے کرے۔

بقیہ | شیخ الحدیثؒ

تھا کہ میت کی چارپائی کے ساتھ لمبے بانسوں کے باوجود بہت سے شائقین کو کوشش کے باوجود بھی بانسوں کو ہاتھ تک لگانے کا موقع نہ ملا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق، تقریباً ستر ہزار افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ اہل علم اور اہل تقویٰ کی ایسی کثرت کبھی جنازہ میں دیکھنے میں نہیں آئی حضرت نے کئی بار وصیت فرمائی کہ میری قبر مدرسہ اور مسجد کی وقف زمین میں نہ بنے کہ وقف میں کوئی گنجائش نہیں وصیت کے مطابق اپنے مملوکہ پلاٹ میں مدرسہ سے متصل مدرسۃ البنات دارالعلوم کے قریب قبر کا انتخاب کیا گیا۔

آپ کے چلے جانے سے علمی و عملی رونقیں ہی ختم ہو گئیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

بچھڑے کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرتؒ کے لغزشوں کو معاف کر کے ان کی نئی زندگی کو راحت و اطمینان اور مسرت کی زندگی بنائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ قارئین کرام سے بھی حضرتؒ کی بلندی درجات کی پرزور دعاؤں کی درخواست ہے۔ حضرتؒ کے شاگرد رشید دارالعلوم کے ناظم مولانا عبدالمجید ساقی نے عجیب سال وفات نکالا۔ قولہ: موت العالم موت العالم

۱۴۱۳ھ

استاذ علمائے حق

۱۴۱۳ھ

ایک دفعہ دوران تقریر فرمایا کہ اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ بخاری شریف پڑھانا نصیب ہوا۔ چاروں بیٹے، دو پوتیاں چار نواسے ایک نواسی اور ایک بہو قرآن مجید کے حافظ ہیں۔

اولاد: چار بیٹے مولانا محمد انور، قاری محمد اطہر، مولوی محمد انس اور حافظ عبداللہ اور پانچ صاحبزادیاں ہیں پانچوں کی شادیاں اپنی زندگی میں کرا دیں۔ ایک داماد مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں نائب مفتی ہیں ایک قاسم العلوم ملتان میں استاد تین اپنا کاروبار کرتے ہیں۔

(نوٹ) دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کی مجلس شوریٰ کی میٹنگ زیر صدارت حضرت شیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم منعقد ہوئی۔ جس میں شوریٰ نے متفقہ طور پر حضرت شیخ الحدیث مولانا علی محمدؒ کے فرزند جلیل مولانا محمد انور صاحب نے مہتمم ہونا منظور کر لیا۔

بقیہ | قریش کے مطالبات

رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں کہ تمہیں ہدایت کروں سو میں نے خدا کے پیغامات تمہیں سنا دیے ہیں اگر تم اس تعلیم کو قبول کرو گے تو تمہارے لیے دنیا و آخرت کا سرمایہ ہے اور اگر رد کرو گے تو میں خدا کے حکم کا انتظار کروں گا جو کچھ اسے میرا اور تمہارا فیصلہ کرنا ہوگا فرمائے گا۔ قریش نے کہا: اچھا تم ہمارے لیے کچھ نہیں کرتے تو خود اپنے ہی لیے خدا سے سوال کرو (۱) کہ وہ ایک فرشتہ تمہارے ساتھ مقرر کر دیں جو یہ کہتا پھرے کہ یہ شخص سچا ہے اور ہمیں تمہاری مخالفت سے منع کر دے (۲) ہاں اپنے لیے یہ سوال کرو کہ باغ لگ جائیں بڑے بڑے محل بن جائیں خزانے میں سونا چاندی جمع ہو جائے جس کی تمہیں ضرورت ہے اب تک تم خود ہی بازار میں جاتے اور اپنی معاش تلاش کیا کرتے ہو۔ ایسا ہو جانے کے بعد ہی ہم تمہاری فضیلت اور شرف کی پہچان حاصل کر سکیں گے اور تمہیں خدا کا رسول سمجھ سکیں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسا نہ کروں گا۔ اور خدا سے کبھی ایسا سوال نہ کروں گا۔ اور ان باتوں کے لیے میں مبعوث بھی نہیں ہوا ہے تم مان لو تو تمہارے لیے ذخیرہ دارین ہے ورنہ میں صبر کروں گا خدا کو جو فیصلہ کرنا ہوگا کرے گا

قریش نے کہا: اچھا تم ہم پر آسمان کا ٹکڑا توڑ کر ہم پر گرا دو کیونکہ آپ کا زعم یہ ہے کہ اگر خدا چاہے تو ایسا کر سکتا ہے پس جب تک تم ایسا نہ کرو گے ہم ایمان نہیں لائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خدا کے اختیار میں ہے وہ اگر چاہے تو ایسا کرے۔

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

قادیانیوں کو آئینی و قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور جداگانہ انتخابات کے ذریعہ غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کیے جانے کے تاریخی فیصلوں کا منطقی تقاضا ہے کہ

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے

- تاکہ ان فیصلوں پر عمل درآمد میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو، اور برادر عرب اسلامی ممالک میں جانیوالے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے
- گذشتہ حکومت کے دور میں نئے شناختی کارڈ جاری کرنے کی تجویز آئی، تو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ کے ذمہ داران نے وفاقی محکمہ رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ سے ملاقات کی اور شناختی کارڈ کے نئے ڈیزائن میں مذہب کے خانے کا اضافہ منظور کروالیا۔
- لیکن اب جبکہ حتمی منظوری کیلئے اسلامی جمہوری اتحاد کی مرکزی کابینہ کے اجلاس میں یہ ڈیزائن منظور ہوا تو اس میں مذہب کا خانہ درج نہیں کیا گیا **آخر کیوں ؟**

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وزارتِ داخلہ کے حالیہ اعلان کے مطابق نئے بننے والے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور رنگ کی علیحدگی ایک قومی، مذہبی اور آئینی مطالبہ کو تسلیم کر کے اسلامیانِ پاکستان کے دینی جذبات کا احترام کیا جائے۔ **نیز** تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام اور سیاسی رہنماؤں اور عوام الناس سے **اپیل** کی جاتی ہے کہ وہ اس جائز دینی اور آئینی مطالبہ کی حمایت میں بروقت اور موثر آواز اُٹھائیں تاکہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر بننے والے نئے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا بروقت اندراج ہو سکے۔

منجانب : (مولانا خواجہ) **خان محمد** (صاحب)
مرکزی صدر آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان
ملتان فون نمبر :- ۴۰۹۷۸